بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ

سورۃ المائدۃ آیت ٦٧

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ۔ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی

سورۃ النجم آیت ۳، ۴

آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا آخری خطبہ

مکمل متن

تحقیق و ترجمہ

علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

زیر سرپرستی حضرت **قائم آلِ محمد** عجل اللہ فرجہ الشریف

نامِ کتاب : آخری نبیؐ کا آخری خطبہ

تحقیق و ترجمہ : علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

تدوین : مہدی فاضل

تاریخ اشاعت : ستمبر 2012ء

اہتمام : شبیر احمد خان، ڈاکٹر آصف علی، سجاد حیدر خان 0333-5363636

بتعاون : اثنا عشری ٹرسٹ جی سکس ٹو اسلام آباد

ناشر : الھادی اسلامک سنٹر، جامعۃ الکوثر اسلام آباد

فون: 0512522758

موبائل: 03336446072

فہرست

انتساب

میثاق غدیر کی پابندی کرنے والوں
ہر دور میں اس کو اجاگر کرنے والوں
اور ہر سال اس کا جشن منانے والوں کے نام

محمد علی فاضل

پیش لفظ

- حضور رسالتمآب ﷺ کے وصال کے فوراً بعد ہی کچھ لوگ اس غرض سے ایک جگہ اکٹھے ہوگئے کہ آنحضرتؐ کے جانشین کا انتخاب کیا جائے ان کی دلیل اصل میں یہ تھی کہ ''اسلامی امہ کا ایک رہبر ہونا چاہیے اور ایک دن کے لئے بھی لوگ رہبر کے وجود سے محروم نہ ہوں'' جو صحیح بات بھی ہے، اور اس رہبر کی شناخت اور تقرر کے مسئلہ پر ان کی بحث شروع ہوگئی کہ ''کس شخص کو رسول خداؐ کے جانشین (خلیفہ) کے طور پر انتخاب کریں؟''۔
- کافی بحث ہوتی رہی حتی کہ بعض اوقات تو نوبت لڑائی جھگڑے تک پہنچ جایا کرتی تھی لیکن جس چیز کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی یا کم از کم تاریخ میں اس کی طرف اشارہ نہیں ملتا، اگر کوئی بات ہوتی تو یقیناً اس اجتماع میں اس کا اثر ضرور ہوتا اور تاریخ میں بھی اس کا ذکر ضرور ملتا یہ کہ سرکار رسالتمآبؐ نے کس کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا؟ وہاں پر کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ آج سے ستر دن پہلے جی ہاں ستر دن پہلے غدیر خم کے مقام پر کیا ماجرا رونما ہوا؟ حضور پاکؐ نے کیوں حضرت علیؑ کو بلند کر کے فرمایا: ''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ'' جس کا میں مولا ہوں یہی علیؑ بھی اسی ہی کا مولا ہے۔ اس بارے تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی، وہاں تو اور بولیاں بولی جاتی رہیں، کسی نے کہا: ''رسول خداؐ کا خلیفہ مہاجرین میں سے ہونا چاہیے'' کسی نے کہا: ''یہ خلیفہ انصار میں سے ہونا چاہیے'' اور کسی نے کہا: ''خلیفہ تو قریشی ہی کو ہونا چاہیے'' آخر میں رائے شماری ہوئی اور ایک شخص کی خلافت کا اعلان کر دیا گیا، لیکن اس بارے میں کسی نے یہ

نہیں کہا ''خود رسول خداؐ نے کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟ '' یا کم از کم حضوؐر کا کس کی طرف زیادہ رجحان تھا؟ بالکل کوئی بات نہیں ہوئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چودہ سو سال گزرنے کے بعد غدیر کا واقعہ اس سانحہ کا شکار ہوگیا کہ بہت سے مسلمان داستان غدیر سے بالکل بے خبر ہیں اور مکتب خلفاء کے علماء تو اس بات کے مدعی ہیں کہ اس ماجرا کی کوئی حقیقت ہی نہیں، حالانکہ صاحب عبقات الانوار اور صاحب الغدیر جیسے بزرگ علماء نے زحمتیں اٹھاکر، تکلیفیں برداشت کرکے اس واقعہ کو ثابت کیا ہے کہ شیعہ اور سنی روایات کی رو سے یہ واقعہ رونما ہوچکا ہے اور اس میں کسی قسم کے شک اور شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں ہے، جن روایات کو ان بزرگواروں نے نقل فرمایا ہے، راویوں کی کثرت اور ان کے معتبر ہونے کے باوجود ان کا انکار کردیا جائے تو پھر شیعہ سنی مجموعی روایات کتنی باقی رہ جائیں گی جو قابل قبول ہوں گی؟ پھر بھی مکتب خلفا سے تعلق رکھنے والے علماء اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ''ایسا کوئی واقعہ سرے سے رونما ہی نہیں ہوا'' یا کہتے ہیں کہ ''یہ شیعوں کی گھڑی ہوئی داستان ہے '' حالانکہ غدیر سے متعلقہ عمدہ روایات مکتب خلفاء کے ایسے حوالوں اور کتابوں سے نقل کی گئی ہیں جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

- بہر صورت اس بارے سوچنے والی اہم بات یہ ہے کہ اس معمہ کو کیونکر حل کیا جائے؟ جبکہ اس واقعہ سے تعلق رکھنے والی تمہیدیں اور آیات کا نزول کس لئے بے نتیجہ ہوگیا؟ اور کیوں طاق فراموشی کی نذر ہوگیا؟۔
- یہ کوئی معمولی مسئلہ تو نہیں تھا کہ جسے آسانی کے ساتھ فراموش کر دیا جاتا بلکہ یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَه،'' اے رسولؐ! جو کچھ آپؐ

کے پاس آپؐ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیں اگر آپؐ نے یہ نہ کیا تو اس کی رسالت کو نہیں پہنچایا (مائدہ /۶۷)

- خداوند تعالیٰ کی نظر میں یہ مسئلہ اس قدر اہم تھا کہ اگر آپؐ اس کام کو انجام نہیں دیتے تو گویا پوری رسالت کا کوئی کام ہی انجام نہیں دیا۔
یعنی رسولؐ پاک کی رسالت کا اعتبار اسی مسئلے سے وابستہ ہے، اگر یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا، اصل رسالت خطرے میں پڑ جاتی ہے اور اس کا راز یہ ہے کہ اگر حضرت رسالتمآبؐ کے بعد حضرت علی علیہ السلام نہ ہوتے تو یقینی بات ہے کہ اسلام کا نام و نشان باقی نہ رہتا، اگرچہ مسلمانوں کی اکثریت ۲۵ سال تک حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت سے منہ موڑے رہی لیکن پھر بھی آنجنابؑ کا وجود اور ان کی تعلیمات اس بات کا باعث بنیں کہ اسلام زندہ و تابندہ ہے اور اپنی حالت پر باقی ہے۔
- زیر نظر کتاب واقعہ غدیر خم کا ایک مرقع پیش کر رہی ہے اور حضور ختمی مرتبت ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے فصیح و بلیغ خطبہ جو قرآن کی آیات سے مزین ہے اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی امامت و ولایت اور خلافت و جانشینی پر حرف آخر اور اولاد علی علیہ السلام سے قیامت تک ہونے والے ائمہ اطہار علیہم السلام کی امامت و خلافت پر نص جلی کی حیثیت رکھتا ہے۔
- یہ صرف زبانی دعویٰ نہیں بلکہ کتب فریقین کی شہادتیں ہمارے اس دعویٰ کا بین ثبوت بھی ہیں۔ کتنا آسان ہے واقعہ کے وجود کا انکار اور کتنا مشکل ہے شہادتوں سے رو گردانی۔
- موجودہ دور Media کا دور ہے، مذکورہ کتابوں کو Internet سے Search کیا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر ناشر کے پاس سے اس کا ثبوت طلب کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ تعصب کی عینک اتار کر واقعہ غدیر کی تحقیق کی جائے۔

- اسلام میں کوئی ہستی کتنا ہی قابل احترام کیوں نہ ہو لیکن ان کا اہل بیت رسول ﷺ سے تو موازنہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ "اھل البیت ادری بما فی البیت!"اور خود حضور ﷺ جن کے متعلق بار بار فرماتے رہے کہ : "انھم منی و انا منھم" یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔
- یہی وجہ ہے کہ عید غدیر کے دن ۱۸ ذی الحجہ کو اکابرین اسلام نے خود سرکار سرورِ کائنات ﷺ کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت وامامت کی مبارک باددی اور ان کی شان میں قصائد بھی پڑھے۔
- آخری نبیؐ کا آخری خطبہ کے پڑھنے کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ یہ خطبہ علیؑ اور ان کی اولاد سے ائمہ اطہار علیہم السلام کی امامت و وصایت پر حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔

محمد علی فاضل

- ## واقعات کا مختصر جائزہ

ابوالمفضل محمد بن عبداللہ الشیبانی کہتے ہیں کہ مجھے ابو جعفر محمد بن جریر طبری اور ہارون بن عیسیٰ بن السکین البلدی دونوں نے خبر دی اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہمیں حمید بن الربیع الخزاز نے بیان کیا ہے انہوں نے کہا: ہمیں یزید بن ہارون نے بیان کیا ہے انہوں نے کہا: ہمیں نوح بن مبشر نے بیان کیا ہے انہوں نے کہا: ہمیں ولید بن صالح نے انہوں نے کہا: کہ ہمیں زید بن ارقم کی خاتون کے بیٹے اور زید بن ارقم نے روایت کی ہے کہ:

۱۰ ہجری میں حضرت رسول اکرم ﷺ نے حج کی ادائیگی کے لیے پہلی مرتبہ باقاعدہ رسمی اور عمومی طور پر اعلان کرایا اور حکم دیا کہ جو شخص جتنا استطاعت رکھتا ہے وہ اس سال مراسمِ حج کی ادائیگی کے لیے ضرور ہمارے ساتھ چلے اور اس حج کا نام "حجۃالوداع" رکھا گیا۔

حضور اکرمؐ کے اس سفر کا اصل مقصد دو اہم ارکان کا اعلان تھا تاکہ تبلیغ رسالت اپنی تکمیل کو پہنچے ایک تو اسلام کے اہم رکن "حج" کے احکام کو بیان کیا جائے اور دوسرے اپنے بعد امت پر امامت اور خلافت کو واضح طور پر بیان کیا جائے۔

عظیم نبوی قافلہ حج کے لیے روانہ ہوا' مسلمانوں نے خود حضور اکرم ﷺ کی براہِ راست تعلیم کے مطابق مناسک حج ادا کیے۔ جب تمام مناسک حج مکمل ہوگئے تو حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ تمام حجاج میں اعلان کردیں کہ کل کوئی شخص یہاں نہ رہے بلکہ سب حضرات غدیر خم چلیں۔

چنانچہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مراسم حج کی ادائیگی کے تین دن بعد بروز جمعرات ایک لاکھ بیس ہزار افراد پر مشتمل عظیم کاروان "غدیر خم" کی طرف روانہ ہو گیا۔

اسلامی روایات کے مطابق حضور علیہ السلام کے اس اقدام کی دلیل یہ تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کا اہم پیغام لے کر نازل ہوئے کہ اس پیغام کو رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسی جگہ پر لوگوں تک پہنچائیں' چنانچہ ظہر کا وقت قریب تھا آفتاب بڑی شدت کے ساتھ تمازت بکھیر رہا تھا۔ حضور اکرمؐ نے حکم دیا جو لوگ آگے جا چکے ہیں واپس آجائیں اور جو پیچھے رہ گئے ہیں وہ آن ملیں کیونکہ ایک اہم پیغام پہنچانا ضروری ہو گیا ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔

کیا اس قسم کا اہتمام اور یہ سارے انتظامات صرف اس لئے تھے کہ حضور سرورکائنات لوگوں سے فرمائیں کہ ''علیؑ کو دوست رکھو'' کیا اس سے پہلے اہل بیت علیہم السلام کی محبت کے بارے میں متعدد آیات نازل نہیں ہو چکی تھیں؟ کیا خود سرکار ختمی مرتبتؐ نے اپنی ساری زندگی میں امیر المومنین اور اہل بیت علیہم السلام کی مودت اور محبت کے بارے میں تاکید نہیں فرمائی تھی؟ آخر وہ کونسی بنیادی ضرورت تھی کہ حضور رسالت مآبؐ نے سمجھا کہ اپنی زندگی کے آخری سال میں اس قدر شدید گرمی میں اور مسلمانوں کے عظیم ترین اجتماع میں لوگوں کو محبت کا پیغام دیا جائے؟ تسنن اور تشیع کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس دن یہ آیت نازل ہوئی :

''يَاأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاأُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَه، وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ'' (المائدہ آیت 67)

اے رسول! آپؐ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیں۔ اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو رسالت کا کوئی کام ہی انجام نہیں دیا۔ خدا آپؐ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ یقیناً خداوند عالم کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ سے فرماتا ہے کہ اگر آپؐ نے یہ پیغام لوگوں تک نہ پہنچایا تو اپنی اصل رسالت کا کوئی کام انجام نہ دیا''اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَه'' اس پیغام کے پہنچانے میں لوگوں سے نہ ڈریں' خدا خود ہی آپؐ کی حفاظت فرمائے گا ''وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس'' کیا صرف یہ کہہ دینا کہ علیؑ کو دوست رکھو''اس قدر خطرناک تھا کہ اس کا اقدام کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرتؐ کو حفاظت کی ضمانت دی جارہی ہے۔

اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ مسئلہ غدیر محبت اور مودت سے بالاتر ہے' کیونکہ سرکار رسالتؐ نے اس دن مسئلہ ''ولایت'' کو لوگوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا:

''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ''جس کا میں مولا ہوں اسی کا یہ علیؑ مولا ہے۔

• مقام غدیر میں جشن کا سماں

۱۸ذی الحجہ سوموار کے دن ظہر سے پہلے یہ عظیم کاروان "غدیر خم" کے مقام پر پہنچا تو سرکار رسالت مآبؐ نے ایک جگہ اپنا خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا اور یہ فرمان بھی صادر کردیا کہ تمام مسلمان یہیں پر قیام کریں۔ چنانچہ تمام قافلہ یہیں پر اتر گیا اور خیمے نصب کرتے وقت ہر شخص یہاں اترنے کے بارے میں سوچ رہا تھا، آخر کار قافلہ والوں کا شور آہستہ آہستہ کم ہوا۔

حضور اکرمؐ نے حضرت مقدادؓ، حضرت ابوذرؓ اور حضرت عمارؓ کو درختوں کے نیچے سے کانٹوں کی صفائی، پتھر ڈھیلوں کے ہٹانے اور زمین پر لٹکی ہوئی درختوں کی شاخوں کے کاٹنے کا حکم دیا، آپؐ کے حکم سے صفائی کی گئی اور پانی سے چھڑکاؤ کیا گیا، سایہ کے حصول کی غرض سے لوگوں نے دو درختوں کے درمیان کپڑے لٹکا دیئے۔

پھر پتھروں کا ایک چبوترہ بنایا اور اس پر حضور سرورِ کائناتؐ کے لیے پالانوں کا منبر بنا کر رکھ دیا اور اس کی بلندی تقریباً ایک انسان کے قد کے برابر تھی، تاکہ اس طرح سے آپؐ کی نگاہ سب حاجیوں پر آسانی کے ساتھ پہنچ سکے اور وہ بھی حضورؐ کو اچھی طرح دیکھ سکیں اور آواز کو سن سکیں۔

فریضہ ظہر ادا کرنے کے بعد آنحضرتؐ منبر پر تشریف لے گئے اور اس کے آخری زینے پر جا بیٹھے۔ اس کے بعد حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ منبر پر آجائیں اور آپؑ کے دائیں طرف کھڑے ہو جائیں۔

چنانچہ حضرت علیؑ اوپر تشریف لے گئے اور حضورؐ سے ایک زینہ نیچے کھڑے ہوگئے اور اس انداز میں کھڑے تھے کہ رسالت مآبؐ کا ہاتھ ولایت مآبؑ کے کندھے تک پہنچ سکتا تھا۔

———————————————

حوالہ کے لیے ملاحظہ ہو:

1۔ کتاب عوالم العلوم جلد15،

صفحہ44،50،60،79،80،97،167،297،301

2۔ الغدیر ج1ص22،10،9

3۔ بحارالانوار ج21ص360،383،384،387،390۔

ج28ص95/ج37ص201،203،204،209/ج98ص298

4۔ مدینۃ المعاجزص128

5۔ الفصول المہمۃ24،1125

6۔ اثبات الھداۃ ج2ص267حدیث387،391

7۔ احقاق الحق ج21ص53،57

• پیغمبر اکرم ﷺ کا خطبہ

اب حضور اکرم (ص) نے اپنا وہ تاریخی خطبہ ارشاد فرمانا شروع کیا جو تمام کائنات کے لئے حضورؐ کا ایک سرکاری خطاب تھا اور جس کی مثال تاریخِ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک کسی نبی نے اس انداز کا خطبہ نہیں دیا، جو اس قدر مفصل پر مغز اور پُر معنی ہو اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد اجتماع میں ہو۔

میدان غدیر میں آپؐ کا یہ خطاب ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ بہت سے اعلیٰ مطالب پر مشتمل اور تفصیل کے ساتھ تھا۔

تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ روضۃ الواعظین جلد ۱ ص ۸۹ ۔ ۲۔ احتجاج طبرسی جلد ۱ ص ۶۶

۳۔ الیقین ص ۳۴۳ باب ۱۲۷ ۔ ۴۔ نزھۃ الکرام جلد ۱ ص ۱۸۶

۵۔ العدد القویہ ص ۱۶۹ ۔ ۶۔ التحصین ص ۵۷۸ باب ۲۹ من القسم الثانی۔ الصراط المستقیم جلد ۱ ص ۱۶۹ منقول از کتاب "الولایۃ" تالیف مورخ طبری، نہج الایمان ص ۹۲ منقول از کتاب "الولایۃ" تالیف مورخ طبری، بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۲۰۱۔ اثبات الھداۃ جلد ۲ ص ۱۱۴ جلد ۸۳ ص ۵۵

اسی طرح منابع اہلِ سنت میں سے درج ذیل کتب کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے:

۱۔ اسنی المطالب (علامہ جزری)

۲۔ شرح جامع الصغیر، السراج المنیر

۳۔الازھار المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترۃ (جلال الدین سیوطی)

۴۔اربعین (جمال الدین نیشاپوری)

۵۔الابحاث المسددۃ (ضیاء الدین صالح)

۶۔نواقض الروافض (میرزا مخدوم بن میر عبدالباقی)

۷۔التحفۃ الندیۃ (محمد بن اسماعیل بن صلاح الدین)

۸۔السیف المسلول (قاضی ثناء اللہ پانی پتی)

۹۔طبقات شافعیہ (ابن کثیر)

۱۰۔وسیلۃ النجاۃ (ملا محمد مبین فرنگی محلّی)

۱۱۔درایۃ حدیث الولایۃ (سجستانی)

دیگر کتب میں بھی اس کے اسناد اور راویوں کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

○ خطبہ کا مکمل متن

خطبہ کا مکمل متن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذی عَلا فی تَوَحُّدِہٖ وَدَنا فی تَفَرُّدِہٖ وَجَلَّ فی سُلۡطانِہٖ وَعَظُمَ فی أَرۡکانِہٖ، وَأَحاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡماً وَھُوَ فی مَکانِہٖ، وَقَھَرَ جَمیعَ الۡخَلۡقِ بِقُدۡرَتِہٖ وَ بُرۡھانِہٖ، حَمیداً لَمۡ یَزَلۡ، مَحۡمُوداً لا یَزالُ وَمَجیداً لا یَزُولُ، وَمُبۡدِئاً وَمُعیداً وَکُلُّ أَمۡرٍ إِلَیۡہِ یَعُودُ.

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو اپنی وحدانیت میں بلند' اپنی انفرادی شان کے باوجود قریب ہے' اپنی سلطنت میں جلیل اور اپنے ارکان کے اعتبار سے عظیم ہے' اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے' تمام مخلوق پر اپنی قدرت اور برہان کے ذریعہ غالب ہے' ازل سے قابلِ ستائش ہے اور ہمیشہ لائق تعریف رہے گا' بزرگی اس کی ذات میں شامل ہے' ہر کام کی ابتدا کرنے والا اور پلٹانے والا ہے' اور ہر ایک امر کی بازگشت اُسی کی طرف ہے۔

حروف نقطے دار ۱۰ متصل

بارِئُ الۡمَسۡمُوکاتِ وَداحِی الۡمَدۡحُوّاتِ وَجَبّارُ الۡاَرَضینَ وَالسَّماواتِ، قُدُّوسٌ سُبُّوحٌ، رَبُّ الۡمَلائِکَۃِ وَالرُّوحِ، مُتَفَضِّلٌ عَلی جَمیعِ مَنۡ بَرَأَہٗ، مُتَطَوِّلٌ عَلی جَمیعِ مَنۡ أَنۡشَأَہٗ.

بلندیوں کو وجود بخشنے والا' فرش کے بچھانے والا' زمینوں اور آسمانوں کا کلی اختیار رکھنے والا' ہر عیب و نقص سے پاک اور منزہ ہے' ملائکہ اور روح کا پروردگار ہے' اپنی تمام مخلوقات پر فضل کرنے والا اور تمام موجودات پر احسان کرنے والا ہے۔

يَلْحَظُ كُلَّ عَيْنٍ وَالْعُيُونُ لا تَراهُ.
كَرِيمٌ حَلِيمٌ ذُو أَناةٍ، قَدْ وَسِعَ
كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ
بِنِعْمَتِهِ. لا يَعْجَلُ بِانْتِقامِهِ،
وَلا يُبادِرُ إِلَيْهِمْ بِمَا اسْتَحَقُّوا
مِنْ عَذابِهِ.

وہ ہر ایک کو دیکھ رہا ہے اور آنکھیں اسے نہیں دیکھ پاتیں، کرم کرنے والا، حلیم اور بردبار ہے، مہلت اور ڈھیل دیتا ہے، ہر چیز کو اس کی رحمت احاطہ کیے ہوئے ہے اور اپنی نعمت کے ذریعہ مخلوق پر احسان فرمائے ہوئے ہے، انتقام لینے میں جلدی نہیں کرتا، عذاب کے مستحق افراد کو عذاب دینے میں عجلت سے کام نہیں لیتا۔

قَدْ فَهِمَ السَّرائِرَ وَعَلِمَ الضَّمائِرَ،
وَلَمْ تَخْفَ عَلَيْهِ الْمَكْنُوناتُ وَلاَ
اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ الْخَفِيّاتُ. لَهُ
الْاحاطَةُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَالْغَلَبَةُ
عَلى كُلِّ شَيْءٍ وَالْقُوَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ
وَالْقُدْرَةُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ، وَلَيْسَ
مِثْلَهُ شَيْءٌ. وَهُوَ مُنْشِئُ الشَّيْءِ
حِينَ لا شَيْءَ، دائِمٌ حَيٌّ وَقائِمٌ
بِالْقِسْطِ، لا إِلهَ إِلاّ هُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ.

رازوں کو جانتا ہے اور دلوں کی چھپی ہوئی چیزوں سے باخبر ہے، چھپی ہوئی چیزیں اس سے مخفی نہیں، پوشیدہ چیزیں اس پر مشتبہ نہیں ہوتیں، اس کا ہر چیز پر احاطہ ہے اور وہ ہر چیز پر غالب ہے، ہر چیز میں اس کی قوت ہے اور ہر شے پر اس کی قدرت ہے، اس جیسی کوئی چیز نہیں، اس نے شے کو اس وقت وجود بخشا جبکہ کوئی شے تھی ہی نہیں، وہ ہمیشہ رہے گا، زندہ ہے، عدل و انصاف قائم کرنے والا ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ غالب، حکمت والا ہے۔

جَلَّ عَنْ أَنْ تُدْرِكَهُ الْأَبْصارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصارَ وَهُوَ

وہ اس بات سے بہت ہی بالا ہے کہ اسے آنکھیں دیکھ سکیں، اور وہ آنکھوں کو دیکھ رہا

اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ. لا يَلْحَقُ أَحَدٌ وَصْفَهُ مِنْ مُعايَنَةٍ، وَلا يَجِدُ أَحَدٌ كَيْفَ هُوَ مِنْ سِرٍّ وَعَلانِيَةٍ، إِلاّ بِما دَلَّ عَزَّ وَجَلَّ عَلى نَفْسِهِ.

وَأَشْهَدُ أَنَّهُ اللهُ الَّذی مَلَأَ الدَّهْرَ قُدْسُهُ، وَالَّذی يَغْشَى الأَبَدَ نُورُهُ، وَالَّذی يُنْفِذُ أَمْرَهُ بِلا مُشاوَرَةِ مُشِيرٍ، وَلا مَعَهُ شَرِيكٌ فی تَقْدِيرِهِ، وَلا يُعاوَنُ فی تَدْبِيرِهِ.

صَوَّرَ مَا ابْتَدَعَ عَلی غَيْرِ مِثالٍ، وَخَلَقَ ما خَلَقَ بِلا مَعُونَةٍ مِنْ أَحَدٍ وَلا تَكَلُّفٍ وَلاَ احْتِيالٍ.

أَنْشَأَها فَكانَتْ، وَبَرَأَها فَبانَتْ. فَهُوَ اللهُ الَّذی لا إِلهَ إِلاّ هُوَ الْمُتْقِنُ الصَّنْعَةَ، الْحَسَنُ الصَّنِيعَةُ، الْعَدْلُ الَّذی لا يَجُورُ، وَالأَكْرَمُ الَّذی تَرْجِعُ إِلَيْهِ الأُمُورُ.

وَأَشْهَدُ أَنَّهُ اللهُ الَّذی تَواضَعَ

ہے، باریک بین، ہر شے سے باخبر ہے، کوئی بھی اس کے وصف تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی کوئی یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کے ظاہر اور باطن کی کیفیت کیا ہے؟ مگر صرف اُسی حد تک جتنا اس نے خود رہنمائی کی ہے۔

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ ایسا معبود ہے جس کی قدوسیت سے زمانہ معمور ہے اور جس کا نور ابدیت پر محیط ہے، وہی اللہ جو اپنے امور کا نفاذ کسی مشیر کے مشورہ کے بغیر کرتا ہے، نہ ہی کوئی اس کی تقدیر میں شریک ہے اور نہ اس کی تقدیر میں کوئی معاون ہے۔

اس نے جن چیزوں کو ایجاد کیا انہیں پہلے سے موجود کسی نمونہ کے بغیر صورتیں بخشیں اور جو مخلوق خلق فرمائی کسی کی معاونت، کسی قسم کی زحمت اور سوچ و بچار کے بغیر خلق فرمایا۔

جسے بنایا وہ بن گیا اور جسے خلق فرمایا وہ منصۂ شہود پر آگیا، پس وہ ایسا معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اپنی مصنوعات کو محکم بنانے والا اور اچھے طریقے سے احسان کرنے والا ہے، وہ ایسا عادل ہے کہ ظلم نہیں کرتا اور ایسا کریم ہے کہ تمام امور اسی کی طرف پلٹتے ہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ ایسا معبود ہے کہ

كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ، وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ، وَاسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ، وَخَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِهَيْبَتِهِ. مَلِكُ الْأَمْلَاكِ وَمُفَلِّكُ الْأَفْلَاكِ وَمُسَخِّرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى، يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ يَطْلُبُهُ حَثِيثاً. قَاصِمُ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَمُهْلِكُ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ.

لَمْ يَكُنْ لَهُ ضِدٌّ وَلَا مَعَهُ نِدٌّ، أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ. إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَرَبٌّ مَاجِدٌ، يَشَاءُ فَيُمْضِي، وَيُرِيدُ فَيَقْضِي، وَيَعْلَمُ فَيُحْصِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي، وَيُفْقِرُ وَيُغْنِي، وَيُضْحِكُ وَيُبْكِي، وَيُدْنِي وَيُقْصِي وَيَمْنَعُ وَيُعْطِي، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز سر جھکائے ہوئے ہے اور ہر چیز اس کی عزت کے آگے اپنی ذلت کا اعتراف کیے ہوئے ہے، ہر چیز اس کی قدرت کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے، اس کی ہیبت کے سامنے ہر شے نے گردن جھکائی ہوئی ہے، وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے، تمام افلاک کا خالق ہے، سورج اور چاند اس کے تابع ہیں، ان میں سے ہر ایک اپنے مقررہ وقت کے مطابق رواں دواں ہے، دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور رات کو دن میں، دن بڑی تیزی سے اس کا پیچھا کرتا ہے، ہر ظالم دشمن کی کمر توڑنے والا اور ہر سرکش شیطان کو ہلاک کردینے والا ہے۔

نہ تو کوئی اس کا مقابل ہے، نہ ہی کوئی شریک، یکتا ہے، بے نیاز ہے، کسی سے پیدا نہیں ہوا (کہ بیٹا کہلائے) کسی کو نہیں جنا (کہ باپ کہلائے) اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے، وہ ایک ہی معبود ہے اور بزرگی کا مالک ہے، جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور جو ارادہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے، وہ جانتا ہے اور سب کا احاطہ کیے ہوئے ہے، موت دیتا ہے اور زندہ کرتا ہے، غریب بھی وہی کرتا اور تونگر بھی وہی کرتا ہے، وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے، قریب کرتا ہے اور دور ہٹاتا ہے، روکتا بھی وہی ہے اور عطا بھی وہی کرتا ہے، کائنات کی بادشاہی اسی کی ہے اور حمد کا مالک بھی وہی ہے، اُسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهارِ وَيُولِجُ النَّهارَ فِي اللَّيْلِ، لا إِلهَ إِلاّ هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفّارُ. مُسْتَجِيبُ الدُّعاءِ وَمُجْزِلُ الْعَطاءِ، مُحْصِي الأَنْفاسِ وَرَبُّ الْجِنَّةِ وَالنّاسِ ; الَّذِي لا يُشْكِلُ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَلا يُضْجِرُهُ صُراخُ الْمُسْتَصْرِخِينَ، وَلا يُبْرِمُهُ إِلْحاحُ الْمُلِحّينَ. الْعاصِمُ لِلصّالِحِينَ، وَالْمُوَفِّقُ لِلْمُفْلِحِينَ، وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَرَبُّ الْعالَمِينَ ; الَّذِي اسْتَحَقَّ مِنْ كُلِّ مَنْ خَلَقَ أَنْ يَشْكُرَهُ وَيَحْمَدَهُ عَلى كُلِّ حال.

أَحْمَدُهُ كَثِيراً وَأَشْكُرُهُ دائِماً عَلَى السَّرّاءِ وَالضَّرّاءِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ، وَأُومِنُ بِهِ وَبِمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ.

أَسْمَعُ لِأَمْرِهِ وَأُطِيعُ وَأُبادِرُ إِلى كُلِّ ما يَرْضاهُ وَأَسْتَسْلِمُ لِما قَضاهُ، رَغْبَةً فِي طاعَتِهِ وَخَوْفاً مِنْ عُقُوبَتِهِ، لِأَنَّهُ اللهُ الَّذِي لا

رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، وہی حقیقی معبود ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے، غالب، بخشنے والا ہے، دعاؤں کو قبول کرنے ولا، کثرت کے ساتھ عطا کرتا ہے، وہ سانسوں کی تعداد کو جانتا ہے، جن وانس کا رب ہے، اس کے لیے کوئی چیز مشکل نہیں، نہ ہی اسے فریاد کرنے والوں کی فریاد دل تنگ کرتی ہے اور نہ اسے اصرار کے ساتھ مانگنے والوں کا اصرار پریشان کرتا ہے، نیک لوگوں کو بچانے والا اور فلاح پانے والوں کو توفیق دینے والا ہے، مومنین کا مولا اور عالمین کا رب ہے، وہ اپنی تمام مخلوق پر ہر حال میں شکر کرنے اور حمد بجالانے کا حق رکھتا ہے۔

میں کثرت کے ساتھ اس کی حمد کرتا ہے اور ہمیشہ خوشی، غمی، سختی اور آسودہ حالی میں اس کا شکر بجالاتا ہوں، اس پر، ملائکہ، اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

میں اس کے حکم کو سنتا ہوں اور اطاعت کرتا ہوں، اس کی مرضی کی طرف جلدی کرتا ہوں، اس کی قضا کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں، اس کی اطاعت میں رغبت کرتے ہوئے اور اس کی سزا سے خوف کھاتے ہوئے، کیونکہ وہ ایسا معبود ہے کہ نہ تو

يُؤْمَنُ مَكْرُهُ وَلا يُخافُ جَوْرُهُ.

وَأُقِرُّ لَهُ عَلى نَفْسى بِالْعُبُودِيَّةِ، وَأَشْهَدُ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ، وَأُؤَدّى ما أُوحِىَ بِهِ إِلَىَّ، حَذِراً مِنْ أَنْ لا أَفْعَلَ فَتَحِلَّ بى مِنْهُ قارِعَةٌ لا يَدْفَعُها عَنّى أَحَدٌ وَإِنْ عَظُمَتْ حيلَتُهُ وَصَفَتْ خُلَّتُهُ ; لا إِلهَ إِلاّ هُوَ. لِاَنَّهُ قَدْ أَعْلَمَنى أَنّى إِنْ لَمْ أُبَلِّغْ ما أَنْزَلَ إِلَىَّ فى حَقِّ عَلِيٍّ فَما بَلَّغْتُ رِسالَتَهُ، وَقَدْ ضَمِنَ لى تَبارَكَ وَتَعالى الْعِصْمَةَ مِنَ النّاسِ وَهُوَ اللهُ الْكافِى الْكَريمُ.

فَأَوْحى إِلَىَّ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحيمِ، يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فى عَلِيٍّ، يَعْنى فِى الْخِلافَةِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبى طالِب. وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النّاسِ.

مَعاشِرَ النّاسِ، ما قَصَّرْتُ فى

کوئی اس کی تدبیر سے بچ سکتا ہے اور نہ اس کے ظلم کا کسی کو خوف ہے۔

میں اپنے لیے بندگی کا اقرار کرتا ہوں اور اس کے لیے ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اور اس نے میری طرف جو وحی کی ہے میں اسے پہنچانا چاہتا ہوں اس بات کے خوف سے کہ اگر میں ایسا نہ کروں تو مجھ پر وہ عذاب نازل ہو جائے جس کو مجھ سے کوئی ٹالنے والا نہ ہو' اگرچہ بڑی تدبیر سے اور خالص دوستی سے کام لیا جائے' وہ ایسا معبود بر حق ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں' چونکہ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اگر میں نے وہ پیغام نہ پہنچایا جو علیؑ (بن ابی طالبؑ) کے بارے میں ہے تو میں نے اس کی رسالت کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا اور اس نے لوگوں کے شر سے بچانے کی مجھے ضمانت دی ہے اور وہی اللہ کریم کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ :

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحيمِ، اے رسول! جو حکم تمہاری طرف علیؑ یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ کی خلافت کے بارے میں نازل کیا گیا ہے' اسے پہنچا دیں اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو رسالت کی تبلیغ نہیں کی اور اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

لوگو! جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی تبلیغ

تَبْلِيغِ ما أَنْزَلَ اللهُ تَعالى إِلَيَّ، وَأَنَا أُبَيِّنُ لَكُمْ سَبَبَ هذِهِ الآيةِ: أَنَّ جبرئيلَ هَبَطَ إِلَيَّ مِراراً ثَلاثاً يَأْمُرُني عَنِ السَّلامِ رَبّي - وَهُوَ السَّلامُ - أَنْ أَقُومَ فِي هذَا الْمَشْهَدِ فَأُعْلِمَ كُلَّ أَبْيَضَ وَأَسْوَدَ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طالِب أَخي وَوَصِيّي وَخَليفَتي عَلى أُمَّتي وَالْإمامُ مِنْ بَعْدي، الَّذي مَحَلُّهُ مِنّي مَحَلُّ هارُونَ مِنْ مُوسى إِلاّ أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدي، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدَ اللهِ وَرَسُولِهِ.

وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالى عَلَيَّ بِذلِكَ آيَةً مِنْ كِتابِهِ هِي: إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذينَ آمَنُوا الَّذينَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكاةَ وَهُمْ راكِعُونَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبي طالِب الَّذي أَقامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكاةَ وَهُوَ راكِعٌ يُريدُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ في كُلِّ حال.

کے بارے میں میں نے کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی اور اس آیت کے سببِ نزول کے بارے میں تمہیں واضح کیے دیتا ہوں کہ: جبرائیل امین تین مرتبہ میرے رب کا سلام، جبکہ وہ خود سلام ہے، لے کر نازل ہوئے کہ میں اس جگہ پر ٹھہر کر ہر گورے اور کالے تک خدا کا یہ پیغام پہنچا دوں کہ علیؑ بن ابی طالبؑ میرے بھائی، میرے وصی اور میری امت میں میرے بعد خلیفہ اور امام ہیں، اسے مجھ سے وہی مقام و منزلت حاصل ہے جو موسیٰؑ سے ہارون کو تھی، لیکن یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد تمہارے ولی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھ پر اس بارے میں اپنی کتاب میں نازل فرما چکا ہے کہ "تمہارا ولی تو اللہ، اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان ہیں جو حالتِ رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں اور علی بن ابی طالبؑ ہی ہیں جنہوں نے نماز قائم کی اور حالتِ رکوع میں زکوۃ دی ہے اور وہ ہر حال میں خدا کی رضا کے طالب ہوتے ہیں۔

وَسَأَلْتُ جَبْرَئِيلَ أَنْ يَسْتَعْفِيَ لِيَ السَّلامَ عَنْ تَبْلِيغِ ذٰلِكَ إِلَيْكُمْ۔ أَيُّهَا النّاسُ۔ لِعِلْمِي بِقِلَّةِ الْمُتَّقِينَ وَكَثْرَةِ الْمُنافِقِينَ وَإِدْغَالِ اللاّئِمِينَ وَحِيَلِ الْمُسْتَهْزِئِينَ بِالْاِسْلامِ، اَلَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ بِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ ما لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ، وَيَحْسَبُونَهُ هَيِّناً وَهُوَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمٌ، وَكَثْرَةِ أَذاهُمْ لِي غَيْرَ مَرَّةٍ، حَتّٰى سَمُّونِي ''أُذُناً'' وَزَعَمُوا أَنِّي كَذٰلِكَ لِكَثْرَةِ مُلازَمَتِهِ إِيّايَ وَإِقْبالِي عَلَيْهِ وَهَواهُ وَقَبُولِهِ مِنِّي، حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ: وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ، قُلْ أُذُنٌ۔ "عَلَى الَّذِينَ يَزْعَمُونَ أَنَّهُ أُذُنٌ" خَيْرٍ لَكُمْ، يُؤْمِنُ بِاللهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللهِ لَهُمْ

میں نے جبرائیلؑ کے ذریعہ خداوندسلام سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ مجھے تم لوگوں تک اس حکم کے پہنچانے سے معاف رکھے، اس لیے کہ میں متقین کی قلّت، منافقین کی کثرت، ملامت کرنے والوں کی دغابازیوں اور اسلام کا مذاق اڑانے والوں کی مکاریوں کو جانتا ہوں، جن کے بارے میں خداوندعالم نے اپنی کتاب میں صاف کہہ دیا ہے: ''یہ اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے، یہ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے اور ان منافقین نے مجھے بڑی حد تک اذیت پہنچائی ہے، یہاں تک کہ وہ مجھے ''اُذن'' (کان دھرنے والا) کہنے لگ گئے اور ان کا گمان تھا کہ میں ایسا ہی ہوں، کیونکہ علیؑ ہمیشہ میرے ساتھ رہتے ہیں، میری توجہ علیؑ کی طرف زیادہ ہوتی ہے اور وہ میری ہر بات کو مانتے ہیں، یہاں تک کہ خداوندعالم نے اس بارہ میں یہ آیت نازل فرمائی کہ ''اُن میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو رسولؐ کو اذیت پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''یہ تو بس کان ہیں'' (اے رسولؐ! ان سے) کہہ دیجئیے کان تو ہیں، جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ کان ہیں ان کے برعکس تمہاری بھلائی (سننے) کے کان ہیں، رسول خدا (ص) اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور مؤمنین کی باتوں کا یقین بھی رکھتے ہیں اور تم میں سے جو مومن ہیں ان کے لیے رحمت ہیں اور جو رسول خدا (ص) کو اذیت پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب

عَذابٌ أَلِيمٌ.
وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْقائِلِينَ بِذلِكَ بِأَسْمائِهِمْ لَسَمَّيْتُ، وَأَنْ أومِئَ إِلَيْهِمْ بِأَعْيانِهِمْ لَأَوْمَأْتُ، وَأَنْ أَدُلَّ عَلَيْهِمْ لَدَلَلْتُ، وَلٰكِنِّي وَاللهِ فِي أُمُورِهِمْ قَدْ تَكَرَّمْتُ.
وَكُلُّ ذٰلِكَ لا يَرْضَى اللهُ مِنِّي إِلاَّ أَنْ أُبَلِّغَ ما أَنْزَلَ اللهُ إِلَيَّ فِي حَقِّ عَلِيٍّ، يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ـ فِي حَقِّ عَلِيٍّ ـ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَ اللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النّاسِ.
فَاعْلَمُوا مَعاشِرَ النّاسِ ذٰلِكَ فِيهِ وَافْهَمُوهُ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ قَدْ نَصَبَهُ لَكُمْ وَلِيّاً وَإِماماً فَرَضَ طاعَتَهُ عَلَى الْمُهاجِرِينَ وَالأَنْصارِ وَعَلَى التّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسانٍ، وَعَلَى الْبادِي وَالْحاضِرِ، وَعَلَى الْعَجَمِيِّ وَالْعَرَبِيِّ، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

ہے۔
اگر میں چاہوں تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا نام بتا سکتا ہوں، اگر میں چاہوں تو بعینہٖ ان کی طرف اشارہ کر سکتا ہوں اور اگر میں چاہوں تو ایک ایک کا تعارف بھی ان کی تمام نشانیوں کے ساتھ کرا سکتا ہوں، لیکن خدا کی قسم اس بارے میں کرم اور بزرگی سے کام لیتے ہوئے ایسا نہیں کروں گا۔
اس کے باوجود مرضی خالق یہی ہے کہ اس نے علیؑ کے بارے میں جو کچھ نازل کیا ہے اس کی تبلیغ کروں اور حکم خالق یہ ہے:
''اے رسولؐ! جو حکم خدا کی طرف سے **علیؑ کے حق میں** نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیئے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو تبلیغ رسالت کا کوئی کام نہیں کیا، اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔
لوگو! اس بارے یہ جان لو اور اسے اچھی طرح سمجھ لو، خبردار ہو جاؤ کہ اللہ نے علیؑ کو تمہارے لیے ولی اور امام منصوب فرمایا ہے اور ان کی اطاعت تمام مہاجرین و انصار پر اور نیکی میں ان کی اتباع کرنے والوں، ہر دیہاتی، ہر شہری، ہر عجمی، ہر عربی، ہر آزاد، ہر غلام، ہر چھوٹے، ہر بڑے، ہر سفید، ہر کالے اور توحید پرست پر اس کا حکم جاری، اس کا قول

وَالصَّغيرِ وَالْكَبيرِ، وَعَلَى الأَبْيَضِ وَالأَسْوَدِ، وَعَلى كُلِّ مُوَحِّدٍ ماضٍ حُكْمُهُ، جازٍ قَوْلُهُ، نافِذٌ أَمْرُهُ، مَلْعُونٌ مَنْ خالَفَهُ، مَرْحُومٌ مَنْ تَبِعَهُ وَصَدَّقَهُ، فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَلِمَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَأَطاعَ لَهُ.

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّهُ آخِرُ مَقامٍ أَقُومُهُ فى هذَا الْمَشْهَدِ، فَاسْمَعُوا وَأَطيعُوا وَانْقادُوا لِأَمْرِ اللهِ رَبِّكُمْ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ مَوْلاكُمْ وَإِلهُكُمْ، ثُمَّ مِنْ دُونِهِ رَسُولُهُ وَنَبِيُّهُ الْمُخاطِبُ لَكُمْ، ثُمَّ مِنْ بَعْدى عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَإِمامُكُمْ بِأَمْرِ اللهِ رَبِّكُمْ، ثُمَّ الْإِمامَةُ فى ذُرِّيَّتى مِنْ وُلْدِهِ إِلى يَوْمٍ تَلْقَوْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ.

لا حَلالَ إِلاّ ما أَحَلَّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَهُمْ، وَلا حَرامَ إِلاّ ما حَرَّمَهُ اللهُ عَلَيْكُمْ وَرَسُولُهُ وَهُمْ، وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَرَّفَنِيَ

قابلِ اطاعت اور اس کا امر نافذ ہے، اللہ کی لعنت ہے اُس پر جو اس کی مخالفت کرے گا اور اللہ کی رحمت ہے اس پر جو اس کی اتباع کرے گا اور اس کی تصدیق کرے گا، اللہ اسے بھی اور جو اس کی باتوں کو سنے گا اور اس کی اطاعت کرے گا، اس کو بھی مغفرت فرمائے گا۔

اے لوگو! اس جگہ پر جہاں مجھے دیکھ رہے ہو، میرا آخری قیام ہے، لہٰذا میری باتوں کو سنو، اطاعت کرو اور اپنے رب کے حکم کے آگے گردنیں جھکا دو، کیونکہ تمہارا حاکم و سرپرست اور معبود خداوند عزوجل ہے، پھر اس کے بعد حاکم و سرپرست اس کا رسول ہے، جو تم سے مخاطب ہے، پھر میرے بعد تمہارے رب جل شأنہ کے حکم کے مطابق علیؑ تمہارے ولی اور امام ہیں، پھر امامت میری ذریت اور اس کی اولاد میں ہو گی، اس دن تک جس دن تم اللہ اور اس کے رسول سے ملاقات کرو گے۔

حلال صرف وہی ہے جسے اللہ، اس کے رسول اور انہوں نے حلال قرار دیا ہے، اور حرام بھی صرف وہی ہے جسے تمہارے اللہ، اس کے رسول اور انہوں نے حرام قرار دیا

الْحَلالَ وَالْحَرامَ وَأَنَا أَفْضَيْتُ بِما عَلَّمَنِى رَبِّى مِنْ كِتابِهِ وَحَلالِهِ وَحَرامِهِ إِلَيْهِ.

مَعاشِرَ النّاسِ، فَضِّلُوهُ. ما مِنْ عِلْمٍ إِلاّ وَقَدْ أَحْصاهُ اللهُ فِيَّ، وَكُلُّ عِلْمٍ عُلِّمْتُ فَقَدْ أَحْصَيْتُهُ فِى إِمامِ الْمُتَّقِينَ، وَما مِنْ عِلْمٍ إِلاّ وَقَدْ عَلَّمْتُهُ عَلِيّاً، وَهُوَ الْإمامُ الْمُبِينُ الَّذِى ذَكَرَهُ اللهُ فِى سُورَةِ يس: ﴿وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْناهُ فِى إِمامٍ مُبِينٍ﴾.

مَعاشِرَ النّاسِ، لا تَضِلُّوا عَنْهُ وَلا تَنْفِرُوا مِنْهُ، وَلا تَسْتَنْكِفُوا عَنْ وِلايَتِهِ، فَهُوَ الَّذِى يَهْدِى إِلَى الْحَقِّ وَيَعْمَلُ بِهِ، وَيُزْهِقُ الْباطِلَ وَيَنْهى عَنْهُ، وَلا تَأْخُذُهُ فِى اللهِ لَوْمَةُ لائِمٍ. أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَى الْإيمانِ بِى أَحَدٌ، وَالَّذِى فَدى رَسُولَ اللهِ بِنَفْسِهِ، وَالَّذِى كانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ وَلا أَحَدَ يَعْبُدُ اللهَ

ہے' خداوند عزوجل نے مجھے حلال اور حرام کی تعلیم دی ہے اور اس نے اپنی کتاب اور حلال و حرام میں سے جس چیز کا مجھے علم عطا فرمایا ہے وہ سب میں نے علیؑ کو دے دیا۔

اے لوگو! علیؑ کو دوسروں پر فضیلت دو' خداوندعالم نے ہر علم کا احصاء مجھ میں کردیا ہے اور جو علم مجھ میں احصاء کیا گیا ہے' وہ میں نے امام المتقین میں احصاء کردیا ہے اور جو علم میرے پاس ہے وہ میں نے علیؑ کو تعلیم کردیا ہے اور علیؑ وہ ''امام مبین'' ہیں جن کا ذکر اللہ نے سورہ یسین میں اس طرح فرمایا ہے: (اور ہم نے ہر چیز کا احصاء امام مبین میں کردیا ہے)۔

لوگو! تم اس سے بھٹک نہ جانا' ان سے نفرت نہ کرنا' ان کی ولایت کا انکار نہ کرنا' کیونکہ علیؑ ہی حق کی ہدایت کرنے والے' اس پر عمل کرنے والے ہیں اور باطل کا خاتمہ کرنے والے اور اس سے روکنے والے ہیں اور انہیں اس راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں' وہ سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے' میری تصدیق کرنے میں ان پر کوئی سبقت نہیں لے گیا' یہ علیؑ ہی ہیں جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ رسول کے لیے پیش کیا' وہ اس وقت رسولؐ کے ساتھ تھے جبکہ کوئی اور مرد رسولؐ کے

مَعَ رَسُولِهِ مِنَ الرِّجالِ غَيْرُهُ. أَوَّلُ النّاسِ صَلاةً وَأَوَّلُ مَنْ عَبَدَ اللهَ مَعی. أَمَرْتُهُ عَنِ اللهِ أَنْ يَنامَ فی مَضْجَعی، فَفَعَلَ فادِياًلی بِنَفْسِهِ.

ساتھ عبادت کرنے والا نہیں تھا، میرے ساتھ سب سے پہلے نمازی اور عبادت گزار ہیں، میں نے انہیں خداوند عالم کی طرف سے حکم دیا کہ (شبِ ہجرت) میرے بستر پر سوجائیں تو وہ فداکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرے بستر پر سوگئے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، فَضِّلُوهُ فَقَدْ فَضَّلَهُ اللهُ، وَاقْبَلُوهُ فَقَدْ نَصَبَهُ اللهُ.

اے لوگو! علیؑ کو سب سے افضل جانو کیونکہ اللہ نے انہیں فضیلت دی ہے، انہیں (دل و جان سے) قبول کرو کیونکہ اللہ نے انہیں (امامت کے لیے) منصوب فرمایا ہے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّهُ إِمامٌ مِّنَ اللهِ، وَلَنْ يَّتُوبَ اللهُ عَلی أَحَدٍ أَنْكَرَ وِلايَتَهُ وَلَنْ يَغْفِرَ لَهُ، حَتْماً عَلَی اللهِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ بِمَنْ خالَفَ أَمْرَهُ وَأَنْ يُعَذِّبَهُ عَذاباً نُكْراً أَبَدَ الْآبادِ وَدَهْرَ الدُّهُورِ. فَاحْذَرُوا أَنْ تُخالِفُوهُ، فَتَصْلُوا ناراً وَقُودُهَا النّاسُ وَالْحِجارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكافِرِينَ.

اے لوگو! وہ اللہ کی طرف سے امام ہیں، جو شخص ان کی ولایت کا انکار کرے گا، اللہ ہرگز اس کی توبہ قبول کرے گا نہ اسے کبھی معاف کرے گا، اللہ کے لیے یہ بات حتمی ہو چکی ہے کہ یہ سلوک اس شخص کے ساتھ کرے جو ان کے کسی امر کی مخالفت کرے گا اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھیانک عذاب میں مبتلا کردے گا، لہٰذا ان کی مخالفت کرنے سے ڈرو ورنہ جہنم کی ایسی آگ میں ڈالے جاؤ گے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، بی۔ وَاللهِ۔ بَشَّرَ الْأَوَّلُونَ مِنَ النَّبِيّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَأَنَا۔ وَاللهِ۔ خاتَمُ الْأَنْبِياءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَالْحُجَّةُ

اے لوگو! خدا کی قسم! سابقہ انبیاء و مرسلین نے میری آمد کی نوید دی ہے اور اللہ کی قسم میں ہی خاتم الانبیاء والمرسلین ہوں اور اللہ کی تمام مخلوق پر اس کی حُجت ہوں، چاہے وہ

عَلى جَميعِ الْمَخْلُوقينَ مِنْ أَهْلِ السَّماواتِ وَالأَرَضينَ. فَمَنْ شَكَّ في ذلِكَ فَقَدْ كَفَرَ كُفْرَ الْجاهِلِيَّةِ الأُولى، وَمَنْ شَكَّ في شَيْءٍ مِنْ قَوْلي هذا فَقَدْ شَكَّ في كُلِّ ما أُنْزِلَ إِلَيَّ، وَمَنْ شَكَّ في واحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ فَقَدْ شَكَّ فِي الْكُلِّ مِنْهُمْ، وَالشّاكُّ فينا فِي النّارِ.

آسمانوں کی مخلوق ہے خواہ زمین کی اور جو شخص اس بارے میں شک کرے گا وہ زمانہ جاہلیت جیسا کافر ہوگا، تو وہ میری ان باتوں میں شک کرنے والا ہوگا جو مجھ پر خدا کی طرف سے نازل کی گئی ہیں اور جو شخص ان میں سے کسی ایک امام کے بارے میں شک کرے گا تو گویا وہ تمام ائمہ کے بارے میں شک کرنے والا ہوگا اور ہمارے متعلق شک کرنے والا جہنمی ہے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، حَباني اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهذِهِ الْفَضيلَةِ مَنّاً مِنْهُ عَلَيَّ وَإِحْساناً مِنْهُ إِلَيَّ وَلا إِلهَ إِلاّ هُوَ، أَلا لَهُ الْحَمْدُ مِنّي أَبَدَ الآبِدينَ وَدَهْرَ الدّاهِرينَ وَعَلى كُلِّ حالٍ.

لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے جو فضیلت عطا فرمائی ہے یہ مجھ پر اس کا بہت بڑا احسان اور کرم ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، یاد رکھو! میں اس کا ہر حال میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ ختم ہونے والے زمانے تک کے لیے سپاس گزار ہوں۔

مَعاشِرَ النّاسِ، فَضِّلُوا عَلِيّاً فَإِنَّهُ أَفْضَلُ النّاسِ بَعْدي مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثى ما أَنْزَلَ اللهُ الرِّزْقَ وَبَقِيَ الْخَلْقُ.

اے لوگو! تم علیؑ کو سب سے افضل جانو کیونکہ وہ میرے بعد ہر مرد اور عورت سے افضل ہیں، جب تک اللہ تعالیٰ رزق نازل کرتا رہے گا اور اس کی مخلوق باقی رہے گی۔

مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ، مَغْضُوبٌ مَغْضُوبٌ مَنْ رَدَّ عَلَيَّ قَوْلي هذا وَلَمْ يُوافِقْهُ. أَلا إِنَّ جَبْرَئيلَ

ملعون ہے، ملعون اور اللہ کا بہت بڑا غضب ہے اس شخص پر جو میری ان باتوں کو رد کرتا ہے، اس سے موافقت نہیں کرتا، یاد رکھو! جبرائیل امین نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے:

خَبَّرَنِی عَنِ اللهِ تَعالی بِذلِكَ وَيَقُولُ: "مَنْ عادی عَلِيّاً وَلَمْ يَتَوَلَّهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَتی وَغَضَبی"، ﴿وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ ما قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللهَ - أَنْ تُخالِفُوهُ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِها - إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِما تَعْمَلُونَ﴾.

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّهُ جَنْبُ اللهِ الَّذی ذَكَرَ فی كِتابِهِ الْعَزيزِ، فَقالَ تَعالی مُخْبِراً عَمَّنْ يُخالِفُهُ: ﴿أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يا حَسْرَتا عَلی ما فَرَّطْتُ فی جَنْبِ اللهِ﴾.

مَعاشِرَ النّاسِ، تَدَبَّرُوا الْقُرْآنَ وَافْهَمُوا آياتِهِ، وَانْظُرُوا إِلی مُحْكَماتِهِ وَلا تَتَّبِعُوا مُتَشابِهَهُ، فَوَاللهِ لَنْ يُبَيِّنَ لَكُمْ زَواجِرَهُ وَ لَنْ يُوضِحَ لَكُمْ تَفْسيرَهُ إِلاَّ الَّذی أَنَا آخِذٌ بِيَدِهِ وَمُصْعِدُهُ إِلَيَّ وَشائِلٌ بِعَضُدِهِ وَرافِعُهُ بِيَدی وَمُعْلِمُكُمْ: أَنَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ

''جو علیؑ سے دشمنی کرے گا اور ان کی ولایت کو تسلیم نہیں کرے گا اس پر میری لعنت ہو گی اور وہ میرے غضب کا شکار ہو گا'' لہٰذا ہر انسان کو چاہیے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ وہ کل بروز قیامت کے لیے کیا بھیج رہا ہے اور تم خدا کا تقویٰ اختیار کرو ورنہ ثابت قدم رہنے کے بعد تمہارے قدم پھسل بھی سکتے ہیں، جو کچھ تم انجام دیتے ہو خداوند عالم یقیناً اس سے باخبر ہے۔

لوگو! علیؑ ''جنب اللہ'' ہیں جس کا ذکر خدا نے اپنی عزیز کتاب میں کیا ہے؟ اور علیؑ کے مخالفوں کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے: ایسا انسان کہے گا ہائے افسوس! کہ میں نے ''جنب اللہ'' کے بارے میں بڑی کوتاہی کی ہے۔

اے لوگو! قرآن مجید کے بارے میں خوب غور و فکر کرو، اس کی آیات کو سمجھنے کی کوشش کرو، آیات محکمات میں غور سے کام لو اور آیات متشابہات کے پیچھے نہ جاؤ، کیونکہ خدا کی قسم اس کی تنبیہات اور باطن کی تفسیر کو وضاحت کے ساتھ صرف وہی بیان کر سکتا ہے، جسے میں نے اپنے ہاتھوں میں لیا ہوا ہے اور اپنی طرف اٹھایا ہوا ہے، اس کے ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر تمہارے سامنے اعلان کر رہا ہوں کہ: '' أَنَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَهذا

فَهذا عَلِيٌّ مَوْلاهُ، وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ أَخي وَوَصِيّي، وَ مُوالاتُهُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْزَلَها عَلَيَّ.

مَعاشِرَ النّاسِ، إنَّ عَلِيّاً وَالطَّيِّبينَ مِنْ وُلْدی مِنْ صُلْبِهِ هُمُ الثِّقْلُ الأَصْغَرُ، وَالْقُرآنُ الثِّقْلُ الأَكْبَرُ، فَكُلُّ واحِدٍ مِنْهُما مُنْبِئٌ عَنْ صاحِبِهِ وَمُوافِقٌ لَهُ، لَنْ يَفْتَرِقا حَتّی يَرِدا عَلَيَّ الْحَوْضَ. أَلا إنَّهُمْ أُمَناءُ اللهِ فی خَلْقِهِ وَحُكّامُهُ فی أَرْضِهِ.

أَلا وَقَدْ أَدَّيْتُ، أَلا وَقَدْ بَلَّغْتُ، أَلا وَقَدْ أَسْمَعْتُ، أَلا وَقَدْ أَوْضَحْتُ. أَلا وَإنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قالَ، وَأَنَا قُلْتُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

أَلا إنَّهُ "لا أَميرَ الْمُؤْمِنينَ" غَيْرَ أَخي هذا. أَلا لا تَحِلُّ إمْرَةُ الْمُؤْمِنينَ بَعْدی لِاَحَدٍ غَيْرِهِ.

عَلِيٌّ مَوْلاهُ'' یقیناً جس کا میں مولا ہوں' اس کے یہ علیؑ مولا ہیں' اور وہ ہیں میرے بھائی اور میرے وصی علی بن ابی طالبؑ جن کی ولایت کا حکم اللہ نے مجھ پر فرمایا ہے۔

لوگو! علیؑ اور ان کی پاک و پاکیزہ اولاد جو میری نسل اور علیؑ کی صلب سے ہے' '' ثقلِ اصغر '' ہیں اور قرآن '' ثقلِ اکبر '' ہے' اور ان میں سے ہر ایک' دوسرے کی خبر دیتا ہے اور اسی سے ہم آہنگ ہے' یہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض (کوثر) تک آپہنچیں گے' یادرکھو! یہ (علیؑ اور ان کی اولاد) اللہ کی مخلوق میں اللہ کے امین ہیں' اور اس کی سرزمین میں خدا کی طرف سے مخلوق پر حاکم ہیں۔

یادرکھو میں نے حق ادا کردیا' آگاہ رہو میں نے پیغام پہنچادیا' میں نے سب کو سنادیا' میں نے سب کچھ کھول کر بیان کردیا' یہ بات بھی یادرکھو کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب خدا کا قول ہی ہے۔

پھر غور سے سنو! ''امیر المؤمنین'' صرف یہی میرے بھائی ہیں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے' میرے بعد کسی کے لیے مؤمنین کی سرداری کا حق کسی کو حاصل نہیں سوائے علیؑ کے۔

(ثم ضرب بيده إلى عضد علي (عليه السلام) فرفعه، وكان أمير المؤمنين (عليه السلام) منذ أول ما صعد رسول الله (صلى الله عليه وآله) منبره على درجة دون مقامه مُتيامِناً عن وجه رسول الله (صلى الله عليه وآله) كأنَّهما في مقام واحد.

(فرفعه رسول الله (صلى الله عليه وآله) بيده وبسطهما إلى السماء وشال عليّاً (عليه السلام) حتى صارت رجله مع ركبة رسول الله (صلى الله عليه وآله)

(اس کے بعد سرورِ کائناتؐ نے اپنا ہاتھا علیؑ کے کاندھوں پر مار کر انہیں اوپر اٹھایا، اور علی علیہ السلام پہلے سے ہی رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ سلم) کے ساتھ منبر پر آپ کی دائیں جانب ایک زینہ نیچے تھے، گویا دونوں ایک جگہ پر موجود تھے۔

پس رسول خدا (ص) نے اپنے ہاتھ سے انہیں بلند کیا اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور علیؑ کو اتنا بلند کیا کہ آپؑ کے قدم حضورؐ کے گھٹنوں کے برابر آگئے)

ثم قال: أَيُّهَا النّاسُ، مَنْ أَوْلى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ'' قالوا: اللهُ وَ رَسُولُهُ. فَقالَ: ألا فَمَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَهذا عَلِيٌّ مَوْلاهُ، اللّهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ.

اس کے بعد فرمایا: ''اے لوگو! تمہارے اوپر تمہارے نفسوں پر تصرف کرنے کا سب سے زیادہ حق کسے حاصل ہے؟ تو سب نے مل کر کہا: ''اللہ اور اس کے رسولؐ کو'' یہ سن کر آپ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ جس جس کا میں مولا ہوں، اُسی اُسی کا یہ علیؑ مولا ہے، بارالہا! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُسے دشمن رکھ جو اِس سے دشمنی رکھے، تو اُس کی مدد فرما جو اِس کی مدد کرے اور تو اُسے رسوا کر جو اِسے چھوڑ دے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، هذا عَلِيٌّ أَخي وَوَصِيّي وَواعِي عِلْمي، وَخَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي عَلى مَنْ

اے لوگو! یہ علیؑ میرے بھائی، میرے وصی، میرے علم کے ظرف اور میری امت میں جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے اس پر

آمَنَ بِی وَعَلی تَفْسیرِ کِتابِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ وَالدّاعِی إِلَیْهِ وَالْعامِلُ بِما یَرْضاهُ وَالْمُحارِبُ لِاَعْدائِهِ وَالْمُوالِی عَلی طاعَتِهِ وَالنّاهِی عَنْ مَعْصِیَتِهِ.

میرے خلیفہ ہیں اور کتاب اللہ کی تفسیر کی رُو سے بھی، کتاب خدا کی طرف دعوت دینے والے ہیں، رضائے الٰہی کے مطابق عمل کرنے والے ہیں، خدا کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے والے، خدا کی اطاعت کرنے والوں کے دوست اور خدا کی نافرمانی کرنے سے روکنے والے ہیں۔

إِنَّهُ خَلیفَةُ رَسُولِ اللهِ وَأَمیرُالْمُؤْمِنینَ وَالإِمامُ الْهادی مِنَ اللهِ، وَقاتِلُ النّاکِثینَ وَالْقاسِطینَ وَ الْمارِقینَ بِأَمْرِاللهِ. یَقُولُ اللهُ: ﴿ما یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ﴾. بِأَمْرِكَ یا رَبِّ أَقُولُ: اَللّهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَالْعَنْ مَنْ أَنْکَرَهُ وَاغْضِبْ عَلی مَنْ جَحَدَ حَقَّهُ.

علیؑ خلیفہ رسولؐ، امیرالمؤمنین، اللہ کی طرف سے ہدایت کرنے والے امام، خدا کے حکم کے مطابق ناکثین (بیعت توڑنے والوں) قاسطین (ظلم کرنے والوں) اور مارقین (دین سے خارج ہونے والوں) کے قاتل ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے ہاں بات بدلتی نہیں ہے'' (یعنی میرا فیصلہ اٹل ہے) اے میرے پروردگار! میں تیرے حکم کے مطابق کہہ رہا ہوں: ''بارالہا! جو اِسے دوست رکھے، تو اُس سے دوستی رکھ، جو اس سے دشمنی کرے، تو اُسے دشمن رکھ، جو اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر، جو اسے چھوڑ دے تو اسے رسوا کر، جو اس کا انکار کرے اسے لعنت کر، جو اس کے حق کا منکر ہو تو اس پر غضب نازل کر۔

اَللّهُمَّ إِنَّكَ أَنْزَلْتَ الْآیَةَ فی عَلِیٍّ وَلِیِّكَ عِنْدَ تَبْیینِ ذلِكَ وَنَصْبِكَ إِیّاهُ لِهذَا الْیَوْمِ: ﴿الْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دینَکُمْ

بارالہا! تو نے آج اس مطلب کو بیان کرتے وقت اور علیؑ کو اس دن منصوب کرتے وقت علیؑ ہی کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی ہے: ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے

وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْاُسْلامَ ديناً، وَ قُلْتَ: ﴿إِنَّ الدّينَ عِنْدَ اللهِ ٱلإِسْلامُ﴾، وَقُلْتَ: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاُسْلامِ ديناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرينَ﴾. اللّهُمَّ إِنّي أُشْهِدُكَ أَنّي قَدْ بَلَّغْتُ.

دین کو کامل کر دیا، تم پر نعمتوں کو مکمل کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیا ہے۔ تو نے ہی فرمایا ہے: ''یقیناً اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہی ہے'' اور تو نے یہ بھی فرمایا ہے: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دین کو طلب کرے گا تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا''۔ بار الہا! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے تیرے حکم کو پہنچا دیا۔

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّما أَكْمَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ دينَكُمْ بِإِمامَتِهِ. فَمَنْ لَمْ يَأْتَمَّ بِهِ وَبِمَنْ يَقُومُ مَقامَهُ مِنْ وُلْدي مِنْ صُلْبِهِ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأُولٰئِكَ الَّذينَ حَبِطَتْ أَعْمالُهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَفِي النّارِ هُمْ خالِدُونَ، ﴿لا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذابُ وَلا هُمْ يُنْظَرُونَ﴾.

لوگو! اللہ نے تمہارے دین کو علیؑ کی امامت کے ذریعہ مکمل فرمایا ہے، تو قیامت تک اور اللہ کے حضور پیش ہونے تک جو شخص علیؑ اور ان کی صلب سے پیدا ہونے والی میری اولاد کی امامت کا اقرار نہیں کرے گا، ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو جائیں گے اور وہ جہنم میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ (ان کے عذاب میں کوئی تخفیف نہیں ہو گی اور نہ انہیں مہلت ملے گی)۔

مَعاشِرَ النّاسِ! هٰذا عَلِيٌّ، أَنْصَرُكُمْ لي وَأَحَقُّكُمْ بي وَأَقْرَبُكُمْ إِلَيَّ وَأَعَزُّكُمْ عَلَيَّ، وَاللهُ عَزَّوَجَلَّ

لوگو! یہ علیؑ ہیں جو تم سب سے زیادہ میری مدد کرنے والے ہیں، تم میں سے میرے نزدیک سب زیادہ لائق اور نگاہوں میں زیادہ عزیز ہیں، میرا رب عزوجل بھی اور میں دونوں ان سے راضی ہیں، قرآن کریم میں

وَأَنَا عَنْهُ راضِيانِ. وَما نَزَلَتْ آيَةُ رِضىً فِي الْقُرآنِ إلاّ فيهِ، وَلا خاطَبَ اللهُ الَّذينَ آمَنُوا إلاّ بَدَأَ بِهِ، وَلا نَزَلَتْ آيَةُ مَدْحٍ فِي الْقُرآنِ إلاّ فيهِ، وَلا شَهِدَ اللهُ بِالْجَنَّةِ فى (هَلْ أَتى عَلَى الْإِنْسانِ) إلاّ لَهُ، وَلا أَنْزَلَها فى سِواهُ وَلا مَدَحَ بِها غَيْرَهُ.

جہاں بھی خدا کی رضامندی کی کوئی آیت ہے، علیؑ اس میں شامل ہیں، قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جہاں پر ''یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا'' کہہ کر خطاب کیا ہے اس کی ابتدا علیؑ سے کی ہے، قرآن پاک میں جہاں پر بھی مدح و ستائش کی کوئی آیت ہے علیؑ اس میں شریک ہیں۔ '' هَلْ أَتى عَلَى الْإِنْسانِ'' میں جہاں بہشت کی شہادت دی گئی ہے، تو صرف انہی کے لیے نازل ہوئی ہے اور ان کے غیر کے لیے نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی اس میں ان کے غیر کی مدح و ستائش کی گئی ہے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، هُوَ ناصِرُ دينِ اللهِ وَالْمُجادِلُ عَنْ رَسُولِ اللهِ، وَهُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الْهادِي الْمَهْدِيُّ. نَبِيُّكُمْ خَيْرُ نَبِيٍّ وَوَصِيُّكُمْ خَيْرُ وَصِيٍّ وَبَنُوهُ خَيْرُ الْأَوْصِياءِ.

لوگو! علیؑ دینِ الٰہی کے ناصر، رسول خدا (ص) کی طرف سے جہاد کرنے والے، وہی تقی بھی ہیں اور نقی بھی، ہادی بھی ہیں اور مہدی بھی، تمہارا پیغمبر سب سے بہتر پیغمبر اور تمہارا وصی سب سے بہتر وصی اور ان کی اولاد سے ہونے والے بہترین اوصیاء ہیں۔

مَعاشِرَ النّاسِ، ذُرِّيَّةُ كُلُّ نَبِيٍّ مِنْ صُلْبِهِ، وَذُرِّيَّتى مِنْ صُلْبِ أميرِالْمُؤْمِنينَ عَلِيٍّ.

لوگو! ہر نبی کی نسل اس کی صلب سے ہوتی ہے، جبکہ میری نسل امیرالمؤمنین علیؑ کی صلب سے آگے چلے گی۔

مَعاشِرَ النّاسِ، إنَّ إبْليسَ أَخْرَجَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ بِالْحَسَدِ، فَلا تَحْسُدُوهُ فَتَحْبِطَ أَعْمالُكُمْ وَتَزِلَّ أَقْدامُكُمْ، فَإِنَّ آدَمَ أُهْبِطَ إِلَى الأَرْضِ بِخَطيئَةٍ واحِدَةٍ، وَهُوَ صَفْوَةُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، وَكَيْفَ بِكُمْ وَأَنْتُمْ أَنْتُمْ وَمِنْكُمْ أَعْداءُ اللهِ.

أَلا وَإِنَّهُ لا يُبْغِضُ عَلِيّاً إِلاّ شَقِيٌّ، وَلا يُوالي عَلِيّاً إِلاّ تَقِيٌّ، وَلا يُؤْمِنُ بِهِ إِلاّ مُؤْمِنٌ مُخْلِصٌ. وَفي عَلِيٍّ ـ وَاللهِ ـ نَزَلَتْ سُورَةُ الْعَصْرِ:

(بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحيمِ، وَالْعَصْرِ، إِنَّ الإِنْسانَ لَفي خُسْرٍ) إِلاّ عَلِيٌّ الَّذي آمَنَ وَرَضِيَ بِالْحَقِّ وَالصَّبْرِ.

مَعاشِرَ النّاسِ، قَدِ اسْتَشْهَدْتُ اللهَ وَبَلَّغْتُكُمْ رِسالَتي وَما عَلَى الرَّسُولِ إِلاَّ الْبَلاغُ الْمُبينُ.

مَعاشِرَ النّاسِ، (اتَّقُوا اللهَ حَقَّ

لوگو! ابلیس نے آدمؑ کو حسد کی وجہ سے جنت سے نکلوایا' لہٰذا تم نے حسد نہیں کرنا ورنہ تمہارے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تمہارے قدم پھسل جائیں گے' حضرت آدمؑ تو صرف ایک ترکِ اولیٰ کی وجہ سے زمین پر اتارے گئے' حالانکہ وہ صفی اللہ تھے' تمہارا کیا حال ہوگا' جبکہ وہ تم خود جانتے ہو اور تم میں سے کچھ خدا کے دشمن ہیں' میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کہ علی سے دشمنی رکھنے والا شقی ہوتا ہے' ان سے دوستی رکھنے والا متقی ہوتا ہے' اور ان پر ایمان رکھنے والا مخلص مؤمن ہوتا ہے'۔ بخدا علیؑ ہی کی شان میں سورہ والعصر نازل ہوئی ہے :

(خداوند رحمان کے نام کے ساتھ' قسم ہے عصر کی بے شک تمام انسان خسارے میں ہیں' سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال بجالائے اور حق اور صبر کی وصیت کی) آیت میں اس سے مراد ہے :

'' سوائے علیؑ کے جو ایمان لائے اور حق اور صبر پر راضی ہوئے''۔

لوگو! میں نے خدا کو گواہ بنایا اور تمہیں پیغام پہنچایا ہے ''اور رسولؐ پر پیغام پہنچانا ہی فرض ہوتا ہے''

لوگو! (خدا سے ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے اور

تُقاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ إلاّ وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾.

تمہیں اطاعت گزاری کی حالت میں ہی موت آئے)

مَعاشِرَ النّاسِ، ﴿آمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذی أُنْزِلَ مَعَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهاً فَنَرُدَّها عَلی أدْبارِها أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَما لَعَنّا أَصْحابَ السَّبْتِ﴾.

لوگو! (اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے' قبل اس کے کہ خدا کچھ چہروں کو بگاڑ کر پشت کی طرف پھیر دے یا ان اصحابِ سبت جیسی لعنت کرے)۔

بِاللهِ ما عَنی بِهذِهِ الْآيَةِ إلاّ قَوْماً مِنْ أَصْحابی أَعْرِفُهُمْ بِأَسْمائِهِمْ وَأَنْسابِهِمْ، وَقَدْ أُمِرْتُ بِالصَّفْحِ عَنْهُمْ. فَلْيَعْمَلْ كُلُّ امْرِئٍ عَلی ما يَجِدُ لِعَلِيٍّ فی قَلْبِهِ مِنَ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ.

خدا کی قسم! اس آیت میں اس نے میرے کچھ اصحاب مراد لیے ہیں' جن کے نام و نسب سے میں واقف ہوں' لیکن مجھے اس سے چشم پوشی کرنے کا حکم دیا ہے' پس ہر شخص کو اپنے دل کی خواہش کے مطابق علیؑ کے ساتھ دوستی یا دشمنی کا عمل کرنا ہوتا ہے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، النُّورُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ مَسْلُوكٌ فِيَّ، ثُمَّ فی عَلِيِّ بْنِ أَبی طالِب، ثُمَّ فِی النَّسْلِ مِنْهُ إلَی الْقائِمِ الْمَهْدِيِّ الَّذی يَأْخُذُ بِحَقِّ اللهِ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَنا، لِاَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ جَعَلَنا

لوگو! خداوند عزوجل کی طرف سے جو نور ہے سب سے پہلے میرے دل میں داخل کیا گیا' پھر علیؑ کے اور پھر ان کی نسل میں قائم مہدیؑ تک یہ سلسلہ قائم رہے گا' جو اللہ کا حق اور ہمارا حق حاصل کریں گے' کیونکہ اللہ نے تمام عالمین کے مقصرین' معاندین' مخالفین' خائنین' آثمین' ظالمین اور غاصبین پر ہمیں اپنی حجت قرار دیا ہے۔

حُجَّةً عَلَى الْمُقَصِّرِينَ وَ الْمُعانِدِينَ وَ الْمُخالِفِينَ وَالْخائِنِينَ وَالْآثِمِينَ وَ الظّالِمِينَ وَالْغاصِبِينَ مِنْ جَمِيعِ الْعالَمِينَ.

(نوٹ: مقصرین سے مراد ان کی شان گھٹانے والے، معاندین سے مراد ان سے دشمنی رکھنے والے، آثمین سے مراد ان کے بارے میں گناہ کرنے والے، ظالمین سے مراد ان پر ظلم کرنے والے اور غاصبین سے مراد ان کے حقوق غصب کرنے والے ہیں۔ مترجم)

مَعاشِرَ النّاسِ، أُنْذِرُكُمْ أَنِّي رَسُولُ اللهِ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِيَ الرُّسُلُ، أَفَإِنْ مِتُّ أَوْ قُتِلْتُ انْقَلَبْتُمْ على أَعْقابِكُمْ۔ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللهُ الشّاكِرِينَ، الصّابِرِينَ. أَلا وَإِنَّ عَلِيّاً هُوَ الْمَوْصُوفُ بِالصَّبْرِ وَالشُّكْرِ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدِي مِنْ صُلْبِهِ.

لوگو! میں تمہیں متنبہ کر رہا ہوں کہ میں یقینی طور پر اللہ کا رسول ہوں، مجھ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں، اگر میں وفات پا جاؤں یا مجھے قتل کر دیا جائے تو: ''کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو جزا دے گا۔ جو صبر کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ علیؑ ہی کے صبر و شکر کی تعریف کی گئی ہے یا پھر ان کے بعد ان کی صلب سے ہونے والی اولاد کی۔

مَعاشِرَ النّاسِ، لا تَمُنُّوا عَلَيَّ بِإِسْلامِكُمْ، بَلْ لا تَمُنُّوا عَلَى اللهِ فَيُحْبِطَ عَمَلَكُمْ وَيَسْخَطَ عَلَيْكُمْ وَيَبْتَلِيَكُمْ بِشُواظٍ مِنْ

لوگو! مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتلاؤ، بلکہ خدا پر بھی احسان نہ جتاؤ، ورنہ تمہارے اعمال اکارت جائیں گے اور خدا تم پر ناراض ہو گا اور تمہیں آگ کے شعلوں اور چنگاریوں

تَّارٍ وَّنُحَاسٍ، إِنَّ رَبَّكُمْ لَبِالْمِرْصادِ.

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدى أَئِمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى النّارِ وَيَوْمَ الْقِيامَةِ لايُنْصَرُونَ.

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّ اللهَ وَأَنَا بَرِيئانِ مِنْهُمْ. مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّهُمْ وَأَنْصارَهُمْ وَأَتْباعَهُمْ وَ أَشْياعَهُمْ فِى الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النّارِ وَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ. أَلا إِنَّهُمْ أَصْحابُ الصَّحيفَةِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ فى صَحيفَتِهِ!!

[قَالَ: فَذَهَبَ عَلَى النَّاسِ - إِلاّ شِرْذِمَةٌ مِّنْهُم - أَمْرُ الصَّحِيْفَةِ].

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنّى أَدَعُها إِمامَةً وَوِراثَةً فى عَقِبى إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ، وَقَدْ بَلَّغْتُ ما أُمِرْتُ بِتَبْلِيْغِهِ حُجَّةً عَلى كُلِّ حاضِرٍ

کے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا اور تمہارا رب تمہاری گھات میں ہے۔

لوگو! عنقریب میرے بعد ایسے امام آئیں گے جو جہنم کی دعوت دیں گے اور قیامت کے دن ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

لوگو! اللہ بھی اور میں بھی ان سے بری ہیں۔

لوگو! یہ لوگ بھی اور ان کے مددگار، ان کی اتباع کرنے والے، ان کے پیروکار غرض سارے کے سارے جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے اور یہ متکبر لوگوں کا بدترین ٹھکانہ ہے، آگاہ رہو کہ یہ لوگ ''اصحاب صحیفہ'' ہیں، لہٰذا تم میں سے ہر ایک اپنے صحیفہ پر نظر کرے۔

[راوی کا بیان ہے کہ جب حضورؐ نے ''صحیفہ ملعونہ'' کا نام لیا تو اکثر لوگ اس کا مقصد نہ سمجھ سکے اور ان کے ذہنوں میں مختلف سوال ابھرنے لگے صرف چند مختصر لوگ اس کا مقصد سمجھ سکے]

لوگو! میں خلافت کو امامت اور وراثت کے طور پر قیامت تک کے لیے اپنی اولاد میں امانت سونپ کے جا رہا ہوں اور جس امر کی تبلیغ کا مجھے حکم دیا گیا ہے میں نے اس کی تبلیغ کر دی ہے تاکہ یہ حاضر اور غائب پر،

وَغائِب، وَعَلٰی کُلِّ أَحَدٍ مِّمَّنْ شَهِدَ أَوْ لَمْ یَشْهَدْ، وُلِدَ أَوْ لَمْ یُولَدْ، فَلْیُبَلِّغِ الْحاضِرُ الْغائِبَ وَالْوالِدُ الْوَلَدَ إلی یَوْمِ الْقِیامَةِ.

موجود اور غیر موجود پر، جو پیدا ہوچکے ہیں اور پیدا ہونے والے ہیں سب پر حجت قائم ہوجائے، لہٰذا تم میں سے حاضرین کا فرض ہے کہ تا قیام قیامت اس پیغام کو غائبین تک پہنچاتے رہیں اور والدین اپنی اولاد کے حوالے کرتے رہیں۔

وَسَیَجْعَلُونَ الْاِمامَةَ بَعْدی مُلْکاً وَاغْتِصاباً، أَلا لَعَنَ اللهُ الْغاصِبینَ الْمُغْتَصِبینَ، وَعِنْدَها سَیَفْرُغُ لَکُمْ أَیُّهَا الثَّقَلانِ مَنْ یَفْرُغُ، وَیُرْسَلُ عَلَیْکُما شُواظٌ مِنْ نَّارٍ وَنُحاسٌ فَلا تَنْتَصِرانِ.

میرے بعد عنقریب اس امامت (وخلافت) کو بادشاہت سمجھ کر اس پر غاصبانہ قبضہ کرلیں گے، خداوندعالم غاصبین اور ناجائز قابضین پر لعنت کرے اور اے جن وانس یہ وہ وقت ہوگا جب تم پر عذاب آئے گا اور آگ اور پگھلے ہوئے تانبے کے شعلے برسائے جائیں گے جب کوئی کسی کی مدد کرنے والا نہیں ہوگا۔

مَعاشِرَ النّاسِ، إنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ یَکُنْ لِیَذَرَکُمْ عَلٰی ما أَنْتُمْ عَلَیْهِ حَتّٰی یَمیزَ الْخَبیثَ مِنَ الطَّیِّبِ، وَما کانَ اللهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ.

اے لوگو! خداوندعالم تمہیں انہی حالات پر نہیں چھوڑے گا، جب تک کہ خبیث اور طیب کو ایک دوسرے سے جدا نہ کرلے اور اللہ تعالیٰ تمہیں غیب سے مطلع نہیں کرے گا۔

مَعاشِرَ النّاسِ، إنَّهُ ما مِنْ قَرْیَةٍ إلاّ وَاللهُ مُهْلِکُها بِتَکْذیبِها قَبْلَ یَوْمِ الْقِیامَةِ، وَمُمَلِّکُهَا الْإمامَ الْمَهْدِیَّ

اے لوگو! قیامت سے پہلے کوئی آبادی ایسی نہیں جس (کے رہنے والوں) کو آیاتِ الٰہی کی تکذیب کی وجہ سے ہلاک نہ کردے اور حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کے زیرِ تسلط نہ لے آئے اور اللہ اپنے وعدہ کو سچ

وَاللهُ مُصَدِّقٌ وَعْدَهُ.

مَعاشِرَ النّاسِ، قَدْ ضَلَّ قَبْلَكُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلينَ، وَاللهُ لَقَدْ أَهْلَكَ الْأَوَّلينَ، وَهُوَ مُهْلِكُ الْآخِرينَ. قالَ اللهُ تَعالى: (أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلينَ، ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرينَ، كَذلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمينَ، وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبينَ).

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّ اللهَ قَدْ أَمَرَني وَنَهاني، وَقَدْ أَمَرْتُ عَلِيّاً وَنَهَيْتُهُ بِأَمْرِهِ. فَعِلْمُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ لَدَيْهِ، فَاسْمَعُوا لِأَمْرِهِ تَسْلَمُوا وَأَطيعُوهُ تَهْتَدُوا وَانْتَهُوا لِنَهْيِهِ تَرْشُدُوا، وَصيرُوا إِلى مُرادِهِ وَلا تَتَفَرَّقْ بِكُمُ السُّبُلُ عَنْ سَبيلِهِ.

مَعاشِرَ النّاسِ، أَنَا صِراطُ اللهِ الْمُسْتَقيمُ الَّذي أَمَرَكُمْ بِاتِّباعِهِ، ثُمَّ عَلِيٌّ مِنْ بَعْدي،

کر دکھاتا ہے۔

اے لوگو! تم سے پہلے اکثر لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور اللہ نے انہیں ہلاک کیا ہے اور وہی بعد والوں کو بھی ہلاک کرنے والا ہے۔ جیسا کہ خود فرماتا ہے: ”کیا ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر دوسرے لوگوں کو بھی ان کے پیچھے لگادیں گے، ہم مجرموں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں، آج کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی و بربادی ہے“۔

لوگو! خداوند عالم نے مجھے امر و نہی فرمائی ہے اور میں نے علیؑ کو امر اور نہی کی ہے، لہٰذا اس کے پاس امر اور نہی کا علم ہے۔ پس تم اس کے امر کی اطاعت کرو تاکہ صحیح و سالم رہو اور اس کی اطاعت کرو تاکہ ہدایت پاؤ، اس کی نہی کی اتباع کرو تاکہ سیدھی راہوں پر گامزن رہو۔ اس کی مرضی کے مطابق چلو، کہیں مختلف راستے تمہیں اس کی راہ سے منحرف نہ کردیں۔

لوگو! میں خدا کا وہ مستقیم راستہ ہوں جس کی اتباع کا اس نے حکم دیا ہے، پھر میرے بعد علیؑ ہیں اور پھر ان کے بعد ان کی صلب سے پیدا ہونے والی میری اولاد ائمہ ہدیٰ (علیہم

ثُمَّ وُلْدی مِنْ صُلْبِهِ أَئِمَّةُ الْهُدی، يَهْدُونَ إِلَی الْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ.

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ، الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ، مالِكِ يَوْمِ الدّينِ، إِيّاكَ نَعْبُدُ وَإِيّاكَ نَسْتَعِينُ، اهْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِيمَ، صِراطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضّالّينَ﴾، فِيَّ نَزَلَتْ وَفِيهِمْ وَاللهِ نَزَلَتْ، وَلَهُمْ عَمَّتْ، وَإِيّاهُمْ خَصَّتْ، أُولِئِكَ أَوْلِياءُ اللهِ الَّذِينَ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ. أَلا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغالِبُونَ.

أَلا إِنَّ أَعْداءَهُمْ هُمُ السُّفَهاءُ الْغاوُونَ إِخْوانُ الشَّياطِينِ، يُوحی بَعْضُهُمْ إِلی بَعْض زُخْرُفَ

السلام) ہیں جو حق کی ہدایت کرنے والے اور حق کے ساتھ عدل و انصاف کرنے والے ہیں۔(اس کے بعد آپؑ نے سورہ حمد کی تلاوت کی)

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ، الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ، مالِكِ يَوْمِ الدّينِ، إِيّاكَ نَعْبُدُ وَإِيّاكَ نَسْتَعِينُ، اهْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِيمَ، صِراطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضّالّينَ﴾، ''واللہ! یہ سورت میرے اور میری اولاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ان کے بارے میں عمومی ہے اور خاص انہی کو مراد لیا ہے۔ یہی اولیاء اللہ ہیں جن پر نہ تو کسی قسم کا خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے۔ خبر دار رہو کہ خدا کا گروہ غالب ہے۔

یاد رکھو! ان کے دشمن ہی بے وقوف، گمراہ اور شیطان کے بھائی ہیں۔ ''جو ایک دوسرے کو فریب کے طور پر باطل پر مبنی

الْقَوْلِ غُرُوراً.
أَلا إِنَّ أَوْلِياءَهُمُ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِي كِتابِهِ فَقالَ عَزَّوَجَلَّ: (لا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ يُوادُّونَ مَنْ حادَّ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَلَوْ كانُوا آبائَهُمْ أَوْ أَبْنائَهُمْ أَوْ إِخْوانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولِئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ).
أَلا إِنَّ أَوْلِياءَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقالَ: (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبَسُوا ايمانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولِئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ).
أَلا إِنَّ أَوْلِياءَهُمُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ

باتیں سکھایا کرتے ہیں۔

آگاہ رہو کہ ان کے دوست وہ ہیں جن کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے: ''آپ کبھی ایسی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والی بھی ہو اور اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت بھی رکھتی ہو، خواہ وہ باپ بیٹے یا بھائی یا قوم قبیلہ والے ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ اس کی تائید کی ہے اور انہیں ایسی جنتوں میں جا پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے راضی ہیں۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں، آگاہ رہو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔

یاد رکھو کہ ان کے دوست ہی وہ مومن ہیں جن کی توصیف خداوند عزوجل نے ان الفاظ میں کی ہے: (جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا، انہی کے لیے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں)۔

آگاہ رہو! کہ ان کے دوست وہ ہیں جو ایمان لے آئے اور شک میں نہیں پڑے، خبر دار رہو! کہ ان

يَرْتابُوا. أَلا إِنَّ أَوْلِياءَهُمُ الَّذينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلامٍ آمِنِينَ، تَتَلَقّاهُمُ الْمَلائِكَةُ بِالتَّسْلِيمِ يَقُولُونَ: سَلامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوها خالِدِينَ. أَلا إِنَّ أَوْلِياءَهُمْ، لَهُمُ الْجَنَّةُ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسابٍ.

أَلا إِنَّ أَعْداءَهُمُ الَّذِينَ يَصْلَوْنَ سَعِيراً. أَلا إِنَّ أَعْداءَهُمُ الَّذينَ يَسْمَعُونَ لِجَهَنَّمَ شَهِيقاً وَّهِيَ تَفُورُ وَيَرَوْنَ لَها زَفِيراً.

أَلا إِنَّ أَعْداءَهُمُ الَّذِينَ قالَ اللهُ فِيهِمْ: (كُلَّما دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَها حَتّى إِذَا ادّارَكُوا فِيها جَمِيعاً قالَتْ أُخْراهُمْ لِاُولٰيهُمْ رَبَّنا هٰؤُلاءِ أَضَلُّونا فَآتِهِمْ عَذاباً ضِعْفاً مِنَ النّارِ قالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُونَ).

کے دوست وہ ہیں جو بہشت میں امن وسلامتی کے ساتھ داخل ہوں گے اور ملائکہ سر جھکا کر جن کا استقبال ان الفاظ کے ساتھ کریں گے : ''تم پر سلام ہو، تم پاک و پاکیزہ رہے، لہٰذا تم ہمیشہ کے لیے بہشت میں داخل ہو جاؤ، آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست وہ ہیں جن کے لیے جنت ہے، جنہیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔

آگاہ رہو ! کہ ان کے دشمن وہ ہیں جو جہنم کی آگ میں جلیں گے، آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دشمن وہ ہیں جو جہنم کے بھڑکنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہو گی اور وہ اس کے بھڑکتے شعلوں کو دیکھیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ! ان کے دشمن وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے : (جب بھی کوئی جماعت جہنم میں داخل ہو گی اپنی ہم خیال جماعت پر لعنت بھیجے گی، یہاں تک کہ جب وہاں سب جمع ہو جائیں گے تو بعد والی جماعت پہلی کے بارے میں کہے گی : اے ہمارے رب انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، لہٰذا انہیں آتشِ جہنم کا دوہرا عذاب دے، اللہ فرمائے گا سب کو دوگنا عذاب ملے گا لیکن تم نہیں جانتے)۔

أَلا إِنَّ أَعْداءَهُمُ الَّذينَ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿كُلَّما أُلْقِيَ فيها فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُها أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذيرٌ، قالُوا بَلى قَدْ جاءَنا نَذيرٌ فَكَذَّبْنا وَقُلْنا ما نَزَّلَ اللهُ مِنْ شَيْءٍ، إِنْ أَنْتُمْ إِلاَّ في ضَلالٍ كَبيرٍ، وَقالُوا لَوْ كُنّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ ما كُنّا في أَصْحابِ السَّعيرِ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقاً لِأَصْحابِ السَّعيرِ﴾.

آگاہ ہو جاؤ! کہ ان کے دشمن وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ فرماتا ہے: (جب بھی جہنم میں (کافروں کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے خازن سوال کریں کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟ تو وہ کہیں گے ہاں آیا تو تھا مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا تھا اور یہ کہہ دیا تھا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا تم لوگ خود بہت بڑی گمراہی میں مبتلا ہو اور وہ کہیں گے اگر ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو جہنمیوں میں نہ ہوتے' اس طرح سے وہ اپنے گناہ کا اعتراف کرلیں گے' پس جہنم والوں کے لیے رحمت خدا سے دوری ہی دوری ہے)۔

أَلا إِنَّ أَوْلِياءَهُمُ الَّذينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبيرٌ.

آگاہ رہو کہ میری آلؑ کے دوست وہ ہیں جو: غائبانہ اپنے پروردگار کا خوف کرتے ہیں یقیناً ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، شَتّانَ ما بَيْنَ السَّعيرِ وَالْأَجْرِ الْكَبيرِ.

اے لوگو! کتنا بڑا فرق ہے جہنم اور بڑے اجر کے درمیان!!

مَعاشِرَ النّاسِ، عَدُوُّنا مَنْ ذَمَّهُ اللهُ وَ لَعَنَهُ، وَ وَلِيُّنا كُلُّ مَنْ مَدَحَهُ اللهُ وَأَحَبَّهُ.

اے لوگو! ہمارے دشمن کی خدا نے مذمت کی ہے اور اس پر لعنت بھیجی ہے اور ہمارے دوستوں کی اللہ نے مدح و ستائش کی ہے اور ان سے محبت کرتا ہے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، أَلا وَإِنّي أَنَا النَّذيرُ وَعَلِيٌّ الْبَشيرُ.

اے لوگو! یاد رکھو میں "نذیر" ہوں اور علیؑ "بشیر" ہیں۔

مَعاشِرَ النّاسِ، أَلا وَإِنّی مُنْذِرٌ وَعَلِیٌّ هادٍ.

اے لوگو! میں منذر (خبردار کرنے والا) ہوں اور علیؑ ہادی (ہدایت کرنے والے) ہیں۔

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنّی نَبِیٌّ وَعَلِیٌّ وَصِیّی.

اے لوگو! میں نبی ہوں اور علیؑ میرے "وصی" ہیں۔

مَعاشِرَ النّاسِ، أَلا وَإِنّی رَسُولٌ وَعَلِیٌّ الْإمامُ وَالْوَصِیُّ مِنْ بَعْدی، وَالْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدُهُ. أَلا وَإِنّی والِدُهُمْ وَهُمْ یَخْرُجُونَ مِنْ صُلْبِهِ.

اے لوگو! یاد رکھو! میں رسول ہوں اور علیؑ میرے بعد امام اور وصی ہیں اور ان کے بعد ان کی اولاد سے امام ہوں گے۔ یاد رکھو کہ میں ان ائمہ کا والد ہوں اور وہ علیؑ کی صلب سے اس دنیا میں قدم رکھیں گے۔

أَلا إِنَّ خاتَمَ الأَئِمَّةِ مِنَّا الْقائِمَ الْمَهْدِیَّ. أَلا إِنَّهُ الظّاهِرُ عَلَی الدّینِ. أَلا إِنَّهُ الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظّالِمینَ. أَلا إِنَّهُ فاتِحُ الْحُصُونِ وَهادِمُها. أَلا إِنَّهُ غالِبُ کُلِّ قَبیلَةٍ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَهادِیها.

یاد رکھو! ہمارے اہلبیتؑ میں سے آخری امام قائم مہدیؑ (قائم آلِ محمدؐ) ہوں گے' یاد رکھو! وہی تمام ادیان پر غالب آنے والے ہیں' وہی ظالموں سے انتقام لینے والے ہیں' وہی قلعوں کو فتح کرنے والے ہیں' وہی ان کو منہدم کرنے والے ہیں' وہی مشرکوں کے تمام قبیلوں پر غالب آنے والے اور ان کو ہدایت کرنے والے ہیں۔

أَلا إِنَّهُ الْمُدْرِكُ بِکُلِّ ثارٍ لِأَوْلیاءِ اللهِ. أَلا إِنَّهُ النّاصِرُ لِدینِ اللهِ. أَلا إِنَّهُ الْغَرّافُ مِنْ بَحْرٍ عَمیقٍ.

یاد رکھو! وہی تمام اولیاء اللہ کے خون کا بدلہ لینے والے ہیں' وہی دینِ خدا کے ناصر ہیں اور عمیق سمندر سے بھرپور استفادہ کرنے والے ہیں۔ [عمیق سمندر سے مراد یا تو علمِ الٰہی ہو سکتا ہے یا الٰہی قدرت یا پھر تمام قدرتوں کا مجموعہ ہے جو اللہ نے امام مہدی علیہ السلام کو مختلف جہات سے عطا فرمایا ہے]

أَلا إِنَّهُ یَسِمُ کُلَّ ذی فَضْلٍ

آگاہ ہو جاؤ! وہی ہر صاحبِ فضل کو فضل کا

بِفَضْلِهِ وَكُلَّ ذِی جَهْلٍ بِجَهْلِهِ.

اور ہر جاہل کو اس کی جہالت کا نشان لگانے والے ہیں۔

أَلا إِنَّهُ خِيَرَةُ اللهِ وَمُخْتارُهُ. أَلا إِنَّهُ وارِثُ كُلِّ عِلْمٍ وَالْمُحيطُ بِكُلِّ فَهْمٍ.

یاد رکھو! وہی اللہ کے منتخب اور برگزیدہ فرد ہیں، وہی ہر علم کے وارث اور ہر فہم کو اپنے احاطہ میں لیے ہوئے ہیں۔

أَلا إِنَّهُ الْمُخْبِرُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُشَيِّدُ لِأَمْرِ آياتِهِ. أَلا إِنَّهُ الرَّشيدُ السَّديدُ. أَلا إِنَّهُ الْمُفَوَّضُ إِلَيْهِ.

آگاہ رہو! وہی پروردگارِ عالم کی طرف سے خبر دینے والے اور آیاتِ الٰہی کو محکم کرنے والے ہیں، وہی راہِ راست اور صراطِ مستقیم پر ہیں، اللہ نے اپنا قانون انہی کے سپرد کردیا ہے۔

أَلا إِنَّهُ قَدْ بَشَّرَ بِهِ مَنْ سَلَفَ مِنَ الْقُرُونِ بَيْنَ يَدَيْهِ.

آگاہ رہو! یہ وہی ہیں جن کی بشارت دور سابق میں دی گئی ہے۔ جن کی ہر گزشتہ پیغمبر نے بشارت دی ہے۔

أَلا إِنَّهُ الْباقي حُجَّةً وَلا حُجَّةَ بَعْدَهُ وَلا حَقَّ إِلاّ مَعَهُ وَلا نُورَ إِلاّ عِنْدَهُ.

آگاہ رہو! وہی خدا کی باقی رہنے والی حجت ہیں، ان کے بعد کوئی حجت نہیں، ہر حق انہی کے ساتھ اور ہر نور انہی کے پاس ہے۔

أَلا إِنَّهُ لا غالِبَ لَهُ وَلا مَنْصُورَ عَلَيْهِ. أَلا وَإِنَّهُ وَلِيُّ اللهِ فی أَرْضِهِ، وَحَكَمُهُ فی خَلْقِهِ، وَ أَمينُهُ فی سِرِّهِ وَعَلانِيَتِهِ.

خبردار! ان پر کوئی غالب آنے والا نہیں اور نہ ہی ان کے خلاف کسی کی مدد کی جائے گی۔ خبردار! وہی زمین پر خدا کی طرف سے حاکم ہوں گے، اللہ کی مخلوق میں اس کی طرف سے فیصلہ کرنے والے ہوں گے اور ہر خفیہ اور اعلانیہ امر میں اسی کی طرف سے امین ہوں گے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنّی قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ وَأَفْهَمْتُكُمْ، وَهذا عَلِيٌّ يُفْهِمُكُمْ بَعْدی.

لوگو! میں نے سب کچھ تمہارے لیے بیان کردیا ہے اور سمجھا دیا ہے اور میرے بعد علیؑ تمہیں سمجھایا کریں گے۔

أَلا وَإِنّی عِنْدَ انْقِضاءِ خُطْبَتی أَدْعُوکُمْ إِلی مُصافَقَتی عَلی بَیْعَتِهِ وَالْاِقْرارِ بِهِ، ثُمَّ مُصافَقَتِهِ بَعْدی

یاد رکھو! میں خطبہ کے اختتام پر تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ پہلے میرے ہاتھ پر ان کی بیعت کا اقرار کرو' اس کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کرو۔

أَلا وَإِنّی قَدْ بایَعْتُ اللهَ وَعَلِیٌّ قَدْ بایَعَنی، وَأَنَا آخِذُکُمْ بِالْبَیْعَةِ لَهُ عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ. ﴿إِنَّ الَّذینَ یُبایِعُونَكَ إِنَّما یُبایِعُونَ اللهَ، یَدُ اللهِ فَوْقَ أَیْدیهِمْ. فَمَنْ نَکَثَ فَإِنَّما یَنْکُثُ عَلی نَفْسِهِ، وَمَنْ أَوْفی بِما عاهَدَ عَلَیْهُ اللهَ فَسَیُؤْتیهِ أَجْراً عَظیماً﴾.

یاد رکھو! میں اللہ کی بیعت کر چکا ہوں اور علیؑ میری بیعت کر چکے ہیں اور میں خداوندعالم کی طرف سے علیؑ کے لیے تم لوگوں سے بیعت لے رہا ہوں' (قولِ خداوندی ہے): "(اے رسولؐ!) جو لوگ آپؐ کی بیعت کرتے ہیں' ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے' اب اس کے بعد جو بیعت توڑے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور جو خدا سے کیے گئے معاہدہ کی پابندی کرے گا' خدا اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مِنْ شَعائِرِ اللهِ، ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلا جُناحَ عَلَیْهِ أَنْ یَطَّوَّفَ بِهِما وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْراً فَإِنَّ اللهَ شاکِرٌ عَلیمٌ﴾.

اے لوگو! حج اور عمرہ (اور صفا و مروہ) شعائر اللہ ہیں (اللہ فرماتا ہے): پس جو شخص حج یا عمرہ بجالائے اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں (پہاڑیوں صفا و مروہ) کا چکر لگائے اور جو اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرتا ہے تو یقیناً اللہ قدر کرنے والا خوب جانتا ہے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، حِجُّوا الْبَیْتَ، فَما وَرَدَهُ أَهْلُ بَیْتٍ إِلاَّ اسْتَغْنَوْا وَأُبْشِرُوا، وَلا تَخَلَّفُوا عَنْهُ إِلاّ بُتِرُوا وَافْتَقَرُوا.

اے لوگو! بیت اللہ کا حج کیا کرو' جو لوگ اس کا حج کریں گے وہی غنی ہوں گے اور انہیں بہشت کی خوشخبری ملے گی اور جو اسے چھوڑ دیں گے وہ ناکام اور فقر و فاقہ میں مبتلا ہوں گے۔

مَعاشِرَ النّاسِ، ما وَقَفَ بِالْمَوْقِفِ مُؤْمِنٌ إلاّ غَفَرَ اللهُ لَهُ ما سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ إلى وَقْتِهِ ذلِكَ، فَإذَا انْقَضَتْ حَجَّتُهُ اسْتَأْنَفَ عَمَلَهُ.

اے لوگو! جو کوئی مومن کسی موقف (عرفات، مشعر، منیٰ) میں وقوف کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اس وقت تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے، لہٰذا حج کے بعد اسے ازسر نو نیک اعمال بجالانے چاہئیں۔

مَعاشِرَ النّاسِ، الْحُجّاجُ مُعاوَنُونَ وَنَفَقاتُهُمْ مُخَلَّفَةٌ عَلَيْهِمْ وَاللهُ لا يُضيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنينَ.

لوگو! حاجیوں کی مدد کی جاتی ہے اور ان کے اخراجات کا خدا کی سے طرف سے معاوضہ دیا جاتا ہے اور اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

مَعاشِرَ النّاسِ، حِجُّوا الْبَيْتَ بِكَمالِ الدّينِ وَالتَّفَقُّهِ، وَلاتَنْصَرِفُوا عَنِ الْمَشاهِدِ إلاّ بِتَوْبَةٍ وَإقْلاعٍ.

اے لوگو! پورے دین اور احکام کی معرفت کے ساتھ حج بیت اللہ کرو اور جب تم مقدس مقامات سے واپس لوٹو تو مکمل توبہ اور گناہوں کی بیخ کنی کے ساتھ واپس لوٹو۔

مَعاشِرَ النّاسِ، أَقيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكاةَ كَما أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَإنْ طالَ عَلَيْكُمُ الأَمَدُ فَقَصَّرْتُمْ أَوْ نَسيتُمْ فَعَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَمُبَيِّنٌ لَكُمْ ; الَّذى نَصَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ بَعْدى أَمينَ خَلْقِهِ. إنَّهُ مِنّى وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَمَنْ يَخْلُفُ مِنْ ذُرِّيَّتى

اے لوگو! نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، پس اگر وقت زیادہ گزر گیا ہے اور تم نے کوتاہی یا نسیان سے کام لیا ہے تو علیؑ تمہارے آقا و مولا اور تمہارے لیے واضح طور پر بیان کرنے والے ہیں، جنہیں اللہ نے میرے بعد تمہارے لیے اپنی مخلوق کا امین بنایا ہے۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، وہ اور میری نسل سے جو خلفاء ہیں وہ تمہیں ہر

يُخْبِرُونَكُمْ بِما تَسْأَلُونَ عَنْهُ وَيُبَيِّنُونَ لَكُمْ ما لا تَعْلَمُونَ.

أَلا وَ إِنَّ الْحَلالَ وَالْحَرامَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ أُحْصِيَهُما وَأُعَرِّفَهُما ؛ فَآمُرُ بِالْحَلالِ وَأَنْهى عَنِ الْحَرامِ فى مَقامٍ واحِدٍ، فَأُمِرْتُ أَنْ آخُذَ الْبَيْعَةَ مِنْكُمْ وَالصَّفْقَةَ لَكُمْ بِقَبُولِ ما جِئْتُ بِهِ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فى عَلِيٍّ أَميرِالْمُؤْمِنينَ وَالأَوْصِياءِ مِنْ بَعْدِهِ الَّذينَ هُمْ مِنّى وَمِنْهُ إِمامَةً فيهِمْ قائِمَةً، خاتِمُها الْمَهْدِيُّ إِلى يَوْمِ يَلْقَى اللهَ الَّذى يُقَدِّرُ وَيَقْضى.

مَعاشِرَ النّاسِ، وَكُلُّ حَلالٍ دَلَلْتُكُمْ عَلَيْهِ وَكُلُّ حَرامٍ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَإِنّى لَمْ أَرْجِعْ عَنْ ذلِكَ وَلَمْ أُبَدِّلْ. أَلا فَاذْكُرُوا ذلِكَ وَاحْفَظُوهُ وَتَواصَوْا بِهِ، وَلا تُبَدِّلُوهُ وَلا تُغَيِّرُوهُ.

أَلا وَإِنّى أُجَدِّدُ الْقَوْلَ: أَلا فَأَقيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكاةَ وَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ

سوال کا جواب دیں گے اور تم جو کچھ نہیں جانتے وہ تمہارے لیے بیان کریں گے۔

آگاہ رہو! حلال اور حرام کی تعداد بہت زیادہ ہے، جن میں سے ہر ایک کو بیان کرنا ممکن نہیں، پس میں اسی ایک مقام پر ہر حلال کا حکم دیتا ہوں اور ہر حرام سے روکتا ہوں۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لے لوں جو کچھ میں امیر المؤمنین علیؑ اور ان کے اوصیاء کے لیے خدا کا حکم لایا ہوں تم اس کا اقرار کرو۔ یہ اوصیاء مجھ سے اور علیؑ سے ہیں، امامت انہیں کے ذریعہ قائم ہوگی، ان میں کے آخری امام مہدیؑ ہوں گے، جو قیامت تک حق کے ساتھ فیصلہ کرتے رہیں گے۔

اے لوگو! جس حلال کی طرف میں نے تمہاری رہنمائی کی ہے اور جس حرام سے میں نے تمہیں روکا ہے، ان میں سے کسی سے میں نے نہ رو گردانی کی ہے اور نہ ہی اس میں تبدیلی پیدا کی ہے، لہٰذا تم اسے یاد رکھو اور محفوظ کرلو ایک دوسرے تک پہنچاؤ، اس میں کوئی تبدیلی نہ کرو اور نہ کوئی رد و بدل کرو۔

یاد رکھو! ایک مرتبہ پھر میں اپنی بات کو دہراتا ہوں کہ "نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرتے رہو، نیکیوں کا حکم دیتے رہو اور برائیوں سے

الْمُنْكَرِ.

أَلا وَإِنَّ رَأْسَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ أَنْ تَنْتَهُوا إِلى قَوْلِي وَتُبَلِّغُوهُ مَنْ لَمْ يَحْضُرْ وَتَأْمُرُوهُ بِقَبُولِهِ عَنِّي وَتَنْهَوْهُ عَنْ مُخالَفَتِهِ، فَإِنَّهُ أَمْرٌ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنِّي. وَلا أَمْرَ بِمَعْرُوفٍ وَلا نَهْيَ عَنْ مُنْكَرٍ إِلاّ مَعَ إِمامٍ مَعْصُومٍ.

مَعاشِرَ النّاسِ، الْقُرْآنُ يُعَرِّفُكُمْ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدُهُ، وَعَرَّفْتُكُمْ أَنَّهُمْ مِنِّي وَمِنْهُ، حَيْثُ يَقُولُ اللهُ فِي كِتابِهِ: ﴿وَجَعَلَها كَلِمَةً باقِيَةً فِي عَقِبِهِ﴾، وَقُلْتُ: "لَنْ تَضِلُّوا ما إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِما".

مَعاشِرَ النّاسِ التَّقْوى التَّقْوى وَاحْذَرُوا السّاعَةَ كَما قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾.

اُذْكُرُوا الْمَماتَ وَالْمَعادَ وَ الْحِسابَ وَالْمَوازِينَ وَ

روکتے رہو"۔

یاد رکھو! امر بالمعروف کی اصل یہ ہے کہ تم میرے قول کی انتہا تک پہنچو اور جو لوگ یہاں پر موجود نہیں ان تک پہنچاؤ اور انہیں میری طرف سے قبول کرنے کا حکم دو اور اس کی مخالفت سے روکو۔ کیونکہ یہ اللہ کا بھی حکم ہے اور میرا بھی حکم ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ امام معصوم کو چھوڑ کر ادا نہیں ہو سکتا۔

اے لوگو! قرآنِ کریم تمہیں بتا رہا ہے کہ علیؑ کے بعد آنے والے ائمہ علیؑ کی اولاد سے ہوں گے اور میں نے بھی تمہیں بتا دیا ہے کہ وہ ائمہ مجھ سے اور علیؑ سے ہوں گے۔ جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ : "اللہ نے اس (امامت) کو انہیں کی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا ہے" اور میں نے بھی تمہیں بتا دیا ہے کہ : "جب تک تم قرآن و عترت کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔

اے لوگو! تقویٰ اختیار کرو! تقویٰ!! اور قیامت سے ڈرو جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے :

"قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے"۔

موت، قیامت، حساب، میزان، اللہ رب العالمین کی بارگاہ

الْمُحاسَبَةَ بَيْنَ يَدَىْ رَبِّ الْعالَمينَ وَالثَّوابَ وَالْعِقابَ.

فَمَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ أُثيبَ عَلَيْها وَمَنْ جاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِى الْجِنانِ نَصيبٌ.

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّكُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُصافِقُونى بِكَفٍّ واحِدٍ فى وَقْتٍ واحِدٍ، وَقَدْ أَمَرَنِىَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ آخُذَ مِنْ أَلْسِنَتِكُمُ الْاِقْرارَ بِما عَقَّدْتُ لِعَلِيٍّ أَميرِالْمُؤْمِنينَ، وَلِمَنْ جاءَ بَعْدَهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنّى وَمِنْهُ، عَلى ما أَعْلَمْتُكُمْ أَنَّ ذُرِّيَّتى مِنْ صُلْبِهِ.

فَقُولُوا بِأَجْمَعِكُمْ: "إِنّا سامِعُونَ مُطيعُونَ راضُونَ مُنْقادُونَ لِما بَلَّغْتَ عَنْ رَبِّنا وَرَبِّكَ فى أَمْرِ إِمامِنا عَلِيٍّ أَميرِالْمُؤْمِنينَ وَمَنْ وُلِدَ مِنْ صُلْبِهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ. نُبايِعُكَ عَلى ذلِكَ بِقُلُوبِنا وَأَنْفُسِنا وَأَلْسِنَتِنا وَأَيْدينا. عَلى ذلِكَ نَحْيى وَعَلَيْهِ نَمُوتُ وَعَلَيْهِ

میں محاسبہ' ثواب اور عذاب سب کو یاد کرو۔

نیکیوں کے انجام دینے والے کو ثواب ملتا ہے اور برائی کرنے والے کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

لوگو! تمہاری تعداد زیادہ ہے کہ ایک ایک کر کے میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بیعت نہیں کر سکتے' لہٰذا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہاری زبانوں سے علیؑ کے امیرالمؤمنینؑ ہونے اور ان کے بعد ائمہؑ جو ان کی صلب اور میری ذریت سے ہیں سب کی امامت کا اقرار لے لوں' میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرے فرزندان کی صلب سے ہیں۔

پس تم سب مل کر کہو: "ہم سب آپؐ کی بات سننے والے' اطاعت کرنے والے' راضی ہونے والے' علیؑ اور اولادِ علیؑ کی امامت کے بارے میں خداوند عالم کا جو پیغام پہنچایا ہے' اس پر ہم آپؐ کی دل و جان' ہاتھ اور زبان سے بیعت کرتے ہیں' اسی پر ہم جئیں گے' اسی پر مریں گے اور اسی پر دوبارہ اٹھیں گے۔ اس بارے میں ہم کسی قسم کی تبدیلی نہیں کریں گے' نہ شک کریں گے نہ انکار' نہ ہی کسی قسم کا شبہ دل میں لائیں

نُبْعَثُ. وَلا نُغَيِّرُ وَلا نُبَدِّلُ، وَلا نَشُكُّ وَلا نَجْحَدُ وَلا نَرْتابُ، وَلا نَرْجِعُ عَنِ الْعَهْدِ وَلانَنْقُضُ الْمِيثاقَ. وَعَظْتَنا بِوَعْظِ اللهِ فی عَلِیٍّ أَمیرِالْمُؤْمِنینَ وَالْأَئِمَّةِ الَّذینَ ذَكَرْتَ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ مِنْ وُلْدِهِ بَعْدَهُ، الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَمَنْ نَصَبَهُ اللهُ بَعْدَهُما. فَالْعَهْدُ وَالْمیثاقُ لَهُمْ مَأْخُوذٌ مِنّا، مِنْ قُلُوبِنا وَأَنْفُسِنا وَأَلْسِنَتِنا وَضَمائِرِنا وَأَیْدینا. مَنْ أَدْرَكَها بِیَدِهِ وَإِلاّ فَقَدْ أَقَرَّ بِلِسانِهِ، وَلا نَبْتَغی بِذلِكَ بَدَلاً وَلا یَرَی اللهُ مِنْ أَنْفُسِنا حِوَلاً. نَحْنُ نُؤَدّی ذلِكَ عَنْكَ الدّانی وَالْقاصی مِنْ أَوْلادِنا وَأَهالینا، وَنُشْهِدُ اللهَ بِذلِكَ وَكَفی بِاللهِ شَهیداً وَأَنْتَ عَلَیْنا بِهِ شَهیدٌ".

مَعاشِرَ النّاسِ، ما تَقُولُونَ؟ فَإِنَّ اللهَ یَعْلَمُ كُلَّ صَوْتٍ وَخافِیَةَ كُلِّ نَفْسٍ، (فَمَنِ اهْتَدی فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ

گے۔ اپنے کیے ہوئے عہد سے نہیں ہٹیں گے اور نہ ہی میثاق کو توڑیں گے اور جن کے متعلق آپؐ نے فرمایا ہے وہ علی امیرالمؤمنینؑ اور ان کی ائمہ اولاد جو آپؐ کی ذریت سے ہیں ان کی اطاعت کریں گے۔ جن میں سے حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور ان کے بعد اللہ نے جن کو منصب دیا ہے اور جن کے بارے میں ہم سے ہمارے دلوں، ہماری زبانوں، ہمارے ضمیروں اور ہمارے ہاتھوں سے عہد و پیمان لیا گیا ہے۔ ہم میں سے جس نے یہ بیعت اپنے ہاتھ سے کی ہے سو کی ہے بصورت دیگر اپنی زبان سے اقرار ضرور کیا ہے، ہم اس کا کوئی بدل پسند نہیں کریں گے اور اس میں خداوند ہمارے نفسوں میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھے گا، ان مطالب کو ہم آپؐ کے قول مبارک کے ذریعے قریب اور دور کی سب اولاد اور رشتہ داروں تک پہنچا دیں گے اور اس بات پر اللہ کو گواہ ٹھہراتے ہیں اور شہادت کے لیے خدا کافی ہے اور آپؐ بھی اس بات پر ہمارے گواہ ہیں۔

اے لوگو! اب تم کیا کہتے ہو؟ یاد رکھو کہ اللہ ہر آواز جانتا ہے اور ہر نفس کی مخفی حالت سے باخبر ہے۔ "جو ہدایت حاصل کرتا ہے وہ اپنے لیے ہدایت حاصل کرتا ہے اور جو گمراہ

فَإِنَّما يَضِلُّ عَلَيْها)، وَمَنْ بايَعَ فَإِنَّما يُبايِعُ اللهَ، يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ.

مَعاشِرَ النّاسِ، فَبايِعُوا اللهَ وَبايِعُونِى وَبايِعُوا عَلِيّاً أَميرَ الْمُؤْمِنينَ وَالْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَالأَئِمَّةَ مِنْهُمْ فِى الدُّنْيا وَالأْخِرَةِ كَلِمَةً باقِيَةً ; يُهْلِكُ اللهُ مَنْ غَدَرَ وَيَرْحَمُ مَنْ وَفى. (فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّما يَنْكُثُ عَلى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفى بِما عاهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتيهِ أَجْراً عَظيماً).

مَعاشِرَ النّاسِ، قُولُوا الَّذِى قُلْتُ لَكُمْ وَسَلِّمُوا عَلى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنينَ، وَقُولُوا: (سَمِعْنا وَأَطَعْنا غُفْرانَكَ رَبَّنا وَإِلَيْكَ الْمَصيرُ)، وَقُولُوا: (الْحَمْدُ للهِ الَّذى هَدانا لِهذا وَما كُنّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلا أَنْ هَدانَا اللهُ لَقَدْ جاءَتْ رُسُلُ رَبِّنا بِالْحَقِّ).

مَعاشِرَ النّاسِ، إِنَّ فَضائِلَ عَلِيٍّ

ہوتا ہے وہ اپنے ہی خلاف گمراہ ہوتا ہے اور جو بیعت کرتا ہے وہ خدا کی بیعت کرتا ہے" اور "خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے"

اے لوگو! تم خدا سے اس کے رسولؐ سے اور علیؑ سے ان کے امیر المؤمنینؑ ہونے کی اور حسنؑ و حسینؑ اور باقی ائمہؑ کی دنیا اور آخرت میں امامت کی باقی رہنے والے کلمہ کی حیثیت سے، بیعت کرو جو غداری کرے گا اللہ اسے برباد کرے گا اور جو وفاداری کا ثبوت دے گا خدا کی اس پر رحمت ہوگی۔ "پس جو عہد شکنی کرتا ہے وہ اپنے ساتھ عہد شکنی کرتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کر رکھا ہے تو اللہ عنقریب اسے اجر عظیم عطا کرے گا۔

اے لوگو! جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے تم وہی کہو اور "علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو" اور کہو: (اے ہمارے پروردگار ہم نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کو قبول کیا۔ اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ہم نے تیری طرف پلٹنا ہے)۔ ساتھ ہی یہ بھی کہو: (حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اور اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، ہمارے رب کے پیغمبرؐ یقیناً حق لے کر آئے ہیں)۔

اے لوگو! علی بن ابی طالبؑ کے فضائل، اللہ

بْنِ أَبِي طالِبٍ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ. وَقَدْ أَنْزَلَها فِي الْقُرْآنِ. أَكْثَرُ مِنْ أَنْ أُحْصِيَها فِي مَقامٍ واحِدٍ، فَمَنْ أَنْبَأَكُمْ بِها وَعَرَّفَها فَصَدِّقُوهُ.

کی بارگاہ میں ہیں جو اس نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں صرف ایک منزل پر شمار کرسکوں۔ پس جو بھی تمہیں یہ فضائل بتائے اور آگاہ کرے تو اس کی تصدیق کرو۔

مَعاشِرَ النّاسِ، مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ وَعَلِيّاً وَالْأَئِمَّةَ الَّذينَ ذَكَرْتُهُمْ فَقَدْ فازَ فَوْزاً عَظِيماً.

اے لوگو! جو شخص اللہ کی اطاعت کرے گا، اس کے رسولؐ اور علیؑ اور مذکورہ ائمہؑ کی اطاعت کرے گا تو وہ بہت بڑی کامیابی حاصل کرلے گا۔

مَعاشِرَ النّاسِ، السّابِقُونَ إِلىٰ مُبايَعَتِهِ وَمُوالاتِهِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ أُولٰئِكَ هُمُ الْفائِزُونَ فِي جَنّاتِ النَّعِيمِ.

اے لوگو! جو علیؑ کی بیعت، محبت اور اس پر "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ" کہہ کر سلام کرنے میں سبقت کرے گا وہی جنت کی نعمتوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

مَعاشِرَ النّاسِ، قُولُوا ما يَرْضَى اللهُ بِهِ عَنْكُمْ مِنَ الْقَوْلِ، فَإِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً.

اے لوگو! وہ بات کہو جس سے تمہارا اللہ تم سے راضی ہوجائے لیکن اگر خود تم اور تمام اہلِ زمین بھی منکر ہوجائیں تو خدا کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ بِما أَدَّيْتُ وَأَمَرْتُ وَاغْضِبْ عَلَى الْجاحِدِينَ الْكافِرِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ.

بارالٰہا! جو میں نے ادا کیا ہے اور جس کا میں نے حکم دیا ہے اس کے لیے مومنین کو مغفرت فرما اور منکرین و کافرین پر اپنا غضب نازل فرما۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

• عمومی بیعت

جب سرکار رسالت مآب ﷺ نے اپنا خطاب مکمل فرمالیا تو لوگوں نے بلند آواز سے کہنا شروع کر دیا: "جی ہاں یا رسول اللہ! ہم نے سب کچھ سن لیا ہے اور ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے امر کی دل و جان اور ہاتھ و زبان سے اطاعت کرتے ہیں"

اس کے بعد وہ اسی مناسبت سے مبارکباد کے لئے پیغمبر خدا ﷺ اور امیر المؤمنین علیہ السلام پر ٹوٹ پڑے۔اور بیعت کی شرعی اور قانونی حیثیت کے پیش نظر خطبہ کے بعد حضور سرور کائناتؐ نے حکم دیا کہ دو خیمے نصب کیے جائیں' ایک خود جناب رسالتمآبؐ کے لئے ہو اور دوسرا حضرت ولایت مآبؑ کے لئے۔ حضورؐ نے مولا علیؑ کو حکم دیا کہ اپنے خیمہ میں تشریف لے جائیں اور لوگوں کو حکم دیا وہ وہاں جاکر انہیں مبارک بھی دیں اور بیعت بھی کریں۔

لوگ گروہ در گروہ مبارکباد کے لئے آنا شروع ہوگئے ہر ایک گروہ پہلے سرکار رسالت مآبؐ کے خیمہ میں جاکر بیعت کرنے کے بعد مبارکباد پیش کرتا اور پھر علی علیہ السلام کے خیمہ میں جاکر انہیں مبارک دیتا اور رسولؐ کی خلافت اور امامت کے تاجدار کی حیثیت سے ان کی بیعت کرتا اور انہیں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْن " کہہ کر عرض کرتا۔

ملاحظہ ہو: کتاب " "الغدیر" جلد ۱ صفحہ ۲۷۱' ۲۷۴' ۲۷۵'۲۷۸'۔ بحار الانوار جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۷'۳۸۸ جلد ۲۸ صفحہ ۹۰' جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۷' ۱۶۶۔ عوالم العلوم جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۔۶۰۔۶۵۔۱۳۴۔۱۳۶۔۱۹۴۔۱۹۵۔۲۰۳۔۲۰۵۔۳۰۹۔۔امالی شیخ مفید صفحہ ۵۷۔

غرض مراسم غدیر کا یہ سلسلہ تین دن تک جاری رہا حتیٰ کہ تمام مسلمانوں نے بیعت میں شرکت کی اور اسی طرح حضور سرور کائناتؐ نے خواتین کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی جاکر علیؑ کی بیعت کریں، انہیں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْن " کہہ کر سلام کریں اور مبارک باد پیش کریں۔اور خصوصی طور پر امہات المؤمنین کو حکم دیا کہ وہ علیؑ کے خیمہ میں جاکر ان کی بیعت کریں۔

حضور ﷺ نے حکم دیا کہ ایک بڑا طشت لایا جائے جس میں پانی بھرا ہوا ہو اور اس کے درمیان ایک پردہ لٹکا دیا جائے اور خواتین کو حکم دیا کہ پردہ کے پیچھے برتن میں ہاتھ ڈالیں اور مولا علی علیہ السلام سے فرمایا کہ پردہ کی دوسری جانب اس برتن میں ہاتھ ڈالیں۔تو اس طرح خواتین کی بیعت کا سلسلہ بھی اپنے اختتام کو پہنچا۔

• خطبہ غدیر کے راویوں کے نام

۱	حضرت علی علیہ السلام	۲	حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا
۳	حضرت امام حسنؑ بن علیؑ	۴	حضرت امام حسینؑ بن علیؑ
۵	حضرت ابو بکرؓ	۶	حضرت عمرؓ
۷	عبداللہ بن عثمان	۸	حضرت عثمانؓ
۹	طلحہ بن عبید اللہ	۱۰	زبیر بن العوام
۱۱	عبدالرحمٰن بن عوف	۱۲	سعید بن مالک
۱۳	عباس بن عبدالمطلب	۱۴	عبداللہ بن عباس
۱۵	عبداللہ بن جعفر	۱۶	عبداللہ بن مسعود
۱۷	عمار بن یاسر	۱۸	ابوذر
۱۹	سلمان فارسی	۲۰	اسعد بن زرارہ
۲۱	خزیمہ بن ثابت	۲۲	ابوایوب بن خالد بن زید انصاری
۲۳	عثمان بن حُنیف	۲۴	حذیفہ یمانی
۲۵	عبداللہ بن عمر	۲۶	براء بن عازب
۲۷	رفاعہ بن رافع	۲۸	ابو لیلیٰ انصاری
۲۹	ابو قدامہ انصاری	۳۰	سہل بن سعد
۳۱	عدی بن حاتم	۳۲	ثابت بن یزید
۳۳	مالک بن الحویرث	۳۴	حبشی بن جنادہ
۳۵	ضمیرہ بن الاسدی	۳۶	عبید بن عاذب انصاری
۳۷	عبداللہ بن ابی اوفیٰ	۳۸	زید بن شراحیل
۳۹	ابو حمراء خادم رسول اللہ (ص)	۴۰	ابو فضالہ انصاری

۴۱	عامر بن لیلیٰ غفاری	۴۲	عامر بن واثلہ
۴۳	عبدالرحمٰن بن عبدالرب انصاری	۴۴	سعد بن جنادہ عوفی
۴۵	عامر بن عمیر العمیری	۴۶	عبداللہ بن یا عیل
۴۷	حسبہ بن جوین	۴۸	عقبہ بن عامر
۴۹	ابوذریب الشاعر	۵۰	ابوشریح خزاعی
۵۱	سمرہ بن جندب	۵۲	سلمہ بن الاکواع
۵۳	زید بن ثابت	۵۴	کعب بن عجرۃ انصاری
۵۵	ابوالہیثم ابن التیہان	۵۶	ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص
۵۷	المقداد بن عمرالکندی	۵۸	عمر بن ابی سلمہ
۵۹	عبداللہ بن اسید	۶۰	عوان بن حصین
۶۱	بریدہ بن حصین	۶۲	بریدہ بن حصیب
۶۳	جلبہ بن عمر	۶۴	ابوہریرہ
۶۵	ابوالبرزہ اسلمی	۶۶	ابوسعید خدری
۶۷	جابر بن عبداللہ انصاری	۶۸	جریر بن عبداللہ
۶۹	زید بن ارقم	۷۰	ابورافع
۷۱	ابوعمرہ بن محصن	۷۲	انس بن مالک
۷۳	ناجیہ بن عمروالخزاعی	۷۴	ابوزینب بن عوف
۷۵	لیلیٰ بن مرہ	۷۶	سعد بن عبادہ
۷۷	حذیفہ بن اسید	۷۸	ابوسریحہ غفاری
۷۹	عمرو بن الحمق الانصاری	۸۰	عبدالرحمٰن بن نعیم دیلمی
۸۱	عطیہ بن بشر	۸۲	حسان بن ثابت
۸۳	جابر بن سمرہ	۸۴	عبداللہ بن ثابت
۸۵	ابوجحیفہ	۸۶	وہب بن عبداللہ
۸۷	ابوامامہ انصاری	۸۸	عامر بن لیلیٰ بن حمزہ
۸۹	جندب بن سفیان	۹۰	امامہ بن زید
۹۱	وحشی بن حرب	۹۲	قیس بن ثابت
۹۳	عبدالرحمٰن بن مدلج	۹۴	حبیب بن بدیل بن ورقاء الخزاعی

۹۵	اُبی بن کعب	۹۶	ام سلمہؓ
۹۷	ام ہانی	۹۸	فاطمہ بنت حمزہؓ
۹۹	اسماء بنت عمیس	۱۰۰	عائشہ بنت ابی بکر

حوالہ جات :

کتاب "" الغدیر" جلد ۱ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۴، ۲۵۸، ۔بحار الانوار جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۷، ۳۸۸ جلد ۲۸ صفحہ ۹۰، جلد ۷ صفحہ ۱۲۷، ۱۶۶۔ عوالم العلوم جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۔ ۶۰۔ ۶۵۔ ۱۳۴۔ ۱۳۶۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۲۰۳۔ ۲۰۵۔ ۳۰۹۔۔ امالی شیخ مفید صفحہ ۵۷۔

• تین دن تک مراسمِ عید

ایام غدیر میں تین دن تک جشن کا سماں رہا۔اور ان ایام میں ایسے واقعات رونما ہوئے جن سے اس واقعہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے مثلًا :

ا۔اسلام کے عظیم الشأن رسولؐ نے منادی کو حکم دیا کہ وہ ان کی طرف سے لوگوں میں جاکر بیعت غدیر کے جوہر کا اس طرح اعلان کرے : " مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلاہُ، اللّٰھُمَّ والِ مَنۡ والاہُ وَعادِ مَنۡ عاداہُ وَانۡصُرۡ مَنۡ نَصَرَہُ وَاخۡذُلۡ مَنۡ خَذَلَہُ "جس کا میں مولا ہوں علیؑ بھی اسی کے مولا ہیں۔خداوندا! جو علیؑ کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ ،جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اسی سے دشمنی رکھ ،جو علیؑ کو چھوڑدے تو اسے رسوافرما۔

۲۔غدیر کے دن رسالت مآبؐ نے خلافت مآبؑ کو اپنا "سحاب" نامی عمامہ ہدیہ کے طور پر پیش کیااور اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کے سر پر رکھااور عربوں کے دستور کے مطابق جب کسی کی سر براہی کا اعلان کیا جاتا تو اس کی دستار بندی کی جاتی اور تحت الحنک کے طور پر دستار کا ایک سرا گردن کے نیچے سے کندھے پر ڈال دیا جاتا حضورؐ نے بھی ایسا ہی کیا۔

۳۔اسی دن دربار رسالتؐ کے شاعر جناب "حسان بن ثابت "آگے بڑھے ،حضورؐ سے غدیر کی مناسبت سے علیؑ کی شان میں قصیدہ پڑھنے کی اجازت لے کر ایک ایسا عظیم الشان قصیدہ پڑھا۔جو رہتی دنیا تک علیؑ کی امامت اور بلا فصل خلافت پر ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے، جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :

یُنَادِیۡھِمۡ یَوۡمَ الۡغَدِیۡرِ نَبِیُّھُمۡ   بِخُمٍّ وَّأَسۡمِعۡ بِالرَّسُوۡلِ مُنَادِیاً

وَقَال فَمَنْ مَوْلَاكُمْ وَوَلِيُّكُمْ؟ فَقَالُوْا وَلَمْ يَبْدُو هُنَاكَ التَّعَادِياً

اِلٰهُكَ مَوْلَانَا وَاَنْتَ وَلِيُّنَا وَلَنْ تَجِدَنَّ مِنَّا لَكَ الْيَوْمَ عَاصِياً

فَقَال لَهٗ قُمْ يَاعَلِیّ فَاِنَّنِیْ رَضِيْتُكَ مِن بَّعْدِی اِمَاماً وَّهَادِياً

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا وَلِيُّهٗ فَكُوْنُوْا لَهٗ أَنْصَارَ صِدْقٍ مُّوَالِياً

هُنَاكَ دَعَا اللّٰهُمَّ وَالِ وَلِيَّهٗ وَكُن لِلَّذِی عَادیٰ عَلِيّاً مُعَادِياً

ترجمہ : غدیر خم کے موقع پر مسلمانوں کے نبی انہیں پکار کر کہہ رہے تھے کہ رسولؐ کی آواز کو سنو اور اچھی طرح سنو، پیغمبر کہہ رہے تھے کہ تمہارا مولا اور ولی کون ہے؟ تو انہوں نے بغیر کسی قسم کی دشمنی اور مخالفت کا اظہار کیے کہہ دیا کہ : "تیرا معبود ہی ہمارا مولا ہے اور تو ہی ہمارا ولی اور سرپرست ہے، اور تو آج ہم سے کسی کو بھی اس بارے میں نافرمان نہیں پائے گا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : علیؑ! کھڑے ہو جاؤ کہ میں نے تمہیں اپنے بعد امام اور ہادی پسند کیا ہے، پس جس کا میں مولا ہوں یہ بھی اس کا ولی ہے، لہٰذا اے مسلمانو! تم اس کے سچے دل سے مددگار اور حبدار بن جاؤ! وہاں پر آنحضرتؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو علیؑ سے دشمنی رکھے تو بھی اس کا دشمن بن جا۔

(بحار الانوار ج ۲۲ ص ۲۸۸)

ملاحظہ کیجئیے دیگر حوالہ جات :

- ۱۔أمالی للشخ الصدوق (رح) صفحہ ۵۷۵
- ۲۔الغدیر جلد ۱ ص ۱۹۳
- ۳۔بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۷۔جلد ۳۸ صفحہ ۲۶۷۔
- ۴۔الکامل البھائی (عماد الدین الحسن الطبری) ص ۱۵۲
- ۵۔الدر النظیم (الشیخ یوسف بن ابی حاتم الشامی)
- ۶۔الآثار الباقیة، عن الدر المنثور ج ۲ ص ۲۵۹
- ۷۔تاریخ بغداد ج ۸ ص ۲۹۰
- ۸۔الاصابة فی تمییز الصحابة (لابن حجر) ج ۲ ص ۵۰۹
- ۹۔نظم در السمطین فی فضائل المصطفیٰ والمرتضیٰ والبتول والسبطین ص ۱۱۰۔

واقعہ غدیر کے تیسرے دن منافقین میں سے ایک شخص آیا جس کا نام حارث بن نعمان فہری بتایا جاتا ہے۔اس نے کہا "اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَالْحَقّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْم "(انفال/32)اے اللہ !اگر یہ بات تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا ہم پر کوئی دردناک عذاب نازل کر۔

تو خداوند عالم نے اس کے سر پر ایک ایسا پتھر مارا جو اس کے نیچے سے پار ہو گیااور وہ وہیں پر ڈھیر ہو گیا۔اس پر اللہ نے سورہ معارج کو نازل فرمایا: اور کہا: "سَئَلَ سَآئِلٌ م بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَه، دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾" (المعارج/اتا۳)ایک سوال کرنے والے نے عذاب کا سوال کیا جو واقع ہو کر رہا کفار کے لئے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے۔عروج کے مالک اللہ کی طرف سے ہے۔

اس معجزہ کے بعد تمام دنیا کے لئے ثابت ہو گیا کہ غدیر کا واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں بلکہ منبع وحی سے صادر ہونے والا ایک الٰہی امر ہے۔

تو اس طرح سے تین روزہ مراسم غدیر اپنے اختتام کو پہنچے اور انہیں "ایام الولایۃ" کا نام دیا گیا جو تا قیامت مومنین کے اذہان و قلوب میں راسخ ہو گئے۔

سرکار ختمی مرتبت ﷺ نے اپنے منصبی فریضہ اور نبوی امانت کو ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ کو جانے کے لئے تیاری کی اور حجاج کرام کے قافلوں نے اپنے اپنے وطن کا رخ کیااور ہر ایک اپنی منزل مقصود کو روانہ ہو گیا۔اور بہت جلد واقعہ غدیر کی خبر مختلف شہروں اور علاقوں میں پھیل گئی لوگوں میں حضورؐ کے خطبہ اور علیؑ کی ولایت کے چرچے ہونے لگےاور اس طرح سے اللہ نے اپنے بندوں پر حجت تمام کردی۔جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: "میں نہیں جانتا کہ سرکار رسالتمآبؐ نے کسی شخص کے لئے کوئی حجت یا کسی کے لیے بات کرنے کی کوئی گنجائش چھوڑی ہو''۔

ملاحظہ ہو کتاب بحار الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۶۔اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۵

• خطبہ غدیر کہاں موجود ہے؟

خطبہ غدیر کے بارے میں ہم یہاں پر اجمالی طور پر ان کتابوں کا ذکر کریں گے جن میں یہ خطبہ مکمل طور پر موجود ہے اور ان اسناد کو بھی بیان کریں گے جو اس کے لئے نقل ہوئی ہیں اور کتابوں میں منقول نسخوں کا آپس میں تقابل کریں گے اور مکمل نص کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔

چنانچہ خطبہ غدیر کی مکمل نصّ تو معتبر کتابوں میں موجود ہے جو مطبوعہ اور رائج ہیں۔ان میں خطبہ غدیر کو متصل اسناد کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور تین طرح کے طریقوں تک جاکر ختم ہوتا ہے۔

طریق اول :

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت ہے جو معتبر اسناد کے ساتھ چار کتابوں میں منقول ہے اور وہ ہیں :

۱۔ روضۃ الواعظین جلد ۱ صفحہ ۸۹
۲۔ احتجاج طبرسی جلد ۱ صفحہ ۶۶
۳۔ الیقین صفحہ ۳۴۳ باب ۱۲۷
۴۔ نزھۃ الکرام جلد ۱ صفحہ ۱۸۶

طریق دوم :

حذیفہ بن یمان کی روایت ہے جسے اسناد متصلہ کے ساتھ کتاب "الاقبال" صفحہ ۴۵۴ اور ۴۵۶ میں نقل کیا گیا ہے۔

طریق سوم:

زید بن ارقم کی روایت ہے جسے اسناد متصلہ کے ساتھ ان چار کتابوں میں نقل کیا گیا ہے۔

۱۔ کتاب التحصین صفحہ ۵۷۸ باب ۲۹ قسم دوم۔
۲۔ کتاب "کتاب "العُدد القویة" صفحہ ۱۶۹
۳۔ کتاب "الصراط المستقیم جلد ا صفحہ ۳۰۱۔
۴۔ کتاب "نہج الایمان" صفحہ ۹۲

آخری دو کتابوں میں مورخ طبری (اہلسنت کے عظیم مورخ) کی کتاب "الولایة" سے نقل کیا گیا ہے۔

- ## خطبہ غدیر کے اسناد

جن چار متصلہ اسناد کے ساتھ خطبہ غدیر کو مکمل طور پر نقل کیا گیا ہے وہ ہیں :

ا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت کو دو طرح کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ شیخ احمد بن علی بن ابی منصور طبرسی اپنی کتاب "الاحتجاج" میں کہتے ہیں کہ مجھے سید ابو جعفر مہدی بن ابی حرت حسینی مرعشی نے بتایا' وہ کہتے ہیں ہمیں شیخ ابو علی حسن بن شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی نے خبر دی'انہوں نے کہا: ہمیں شیخ السعید یعنی والد محترم ابو جعفر قدس سرہ نے خبر دی وہ کہتے ہیں مجھے ایک جماعت نے ابو محمد ہارون بن موسی تلعکبری سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں مجھے ابو علی محمد بن ہمام نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھے علی سوری نے بیان کیا' وہ کہتے ہیں ہمیں ابو محمد علوی نے افطس کے بیٹے سے جو اللہ کے نیک بندوں میں سے ایک تھے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ نے مل کر بیان کیا وہ قیس بن سمعان سے بیان کرتے ہیں۔ وہ علقمہ بن محمد حضرمی سے بیان کرتے ہیں اور وہ حضرت ابو جعفر محمد بن علی امام محمد باقر علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں۔

۲۔ سید ابن طاؤس کتاب "الیقین" میں کہتے ہیں کہ احمد بن محمد طبری المعروف خلیلی اپنی کتاب میں کہتے ہیں: مجھے محمد بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے حسن بن علی ابی محمد دینوری نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن موسیٰ ھمدانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن خالد طیالسی نے وہ کہتے ہیں ہمیں

سیف بن عمیرہ نے بیان کیا۔وہ عقبہ سے وہ قیس بن سمعان سے وہ علقمہ بن محمد حضرمی سے اور وہ ابو جعفر محمد بن علی یعنی امام محمد باقر علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں۔

حذیفہ بن یمان کی روایت ایک سند کے ساتھ ہے :

۳۔سید ابن طاؤس اپنی کتاب "الاقبال" میں فرماتے ہیں کہ کتاب "النشر والطی" کے مولف کہتے ہیں کہ انہوں نے احمد بن محمد بن علی المُهَلَّب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں شریف ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن قاسم شعرانی نے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں سلمہ بن فضل انصاری نے بیان کیا وہ ابی مریم سے بیان کرتے ہیں وہ قیس بن حیان ۔یا قیس بن حنّان ۔سے بیان کرتے ہیں وہ عطیہ سعدی سے اور وہ حذیفہ بن یمان سے روایت کرتے ہیں۔

• حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت کی بھی ایک سند ہے

۴۔ سید ابن طاؤس اپنی کتاب "التحصین" میں کہتے ہیں کہ حسن بن ابی طاہر جاوابی نے اپنی کتاب "نور الھدی والمنجی من الردیٰ" میں کہتے ہیں وہ ابوالمفضل بن محمد بن عبداللہ شیبانی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو جعفر محمد بن جریر طبری اور ہارون بن عیسیٰ بن سکین بلدی نے روایت کی ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے حمید بن ربیع خزاز سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں یزید بن ہارون نے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں نوح بن مبشر نے روایت کی ہے' وہ کہتے ہیں ہمیں ولید بن صالح نے روایت کی ہے وہ ابوالضحی ابن زوجہ زید بن ارقم سے اور خود زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں۔

تو یہ ہیں مکمل خطبہ غدیر کی اسناد جو معتبر اسلامی کتابوں میں نقل کئے گئے ہیں اور جنہیں کتاب "عبقات الانوار" کے مؤلف علامہ میر سید حامد حسین ہندی اور کتاب "الغدیر" کے مؤلف علامہ امینی نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

• خطبہ کی مکمل نص

خطبہ غدیر کی نص کامل مستقل صورت میں کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہےاور سارا خطبہ کتاب "الاحتجاج" (احتجاج طبرسی) کے مطابق ہےاور یہ نص جو اس وقت آپ کے سامنے ہے اسے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حذیفہ بن یمان اور زید بن ارقم کی روایات کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیاہےاور اس کی تنقیح اور تقویم کی گئی ہے،اور مندرجہ ذیل نو کتابوں میں موجود خطبہ کو پیش نظر رکھ کر اس کے متن کا باہمی تقابل کیا گیاہے۔اور نو کتابیں یہ ہیں۔

۱۔روضۃالواعظین ۲۔الاحتجاج ۳۔العدد القویۃ ۴۔الیقین ۵۔التحصین

۶۔الصراط المستقیم ۷۔الاقبال ۸۔نہج الایمان ۹۔نزھۃالکرام۔

ان کتابوں میں موجود خطبہ غدیر کی نص کو سامنے رکھ کر ان کا باہمی تقابل کیا گیااور ایک گلدستہ کی مانند اسے مرتب کر کے آپ کے سامنے ہدیہ کے طور پر پیش کیا جارہاہے۔

• کتبِ اہلِ سنت میں روایاتِ غدیر

1۔ ''یَاۤاَیُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤاُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ''

ترجمہ: اے رسولؐ! آپؐ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیں۔

اخرج ابن ابی حاتم و ابن مردویه و ابن عساکر، عن ابی سعید الخدری قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةَ ''یَاۤاَیُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤاُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ'' عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍ فِی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَ اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدُوْیَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ''کُنَّا نَقْرَأُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ (یَاۤاَیُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤاُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ''اَنَّ عَلِیّاً مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ'' وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَه، وَاللهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس)

ابن ابی حاتمؒ، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے اخذ کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ: یہ آیت غدیر خم کے دن حضرت رسول اللہ ﷺ پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ علیہ کی شان میں نازل ہوئی۔ ابن مردویہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے: (یَاۤاَیُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤاُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ''اَنَّ عَلِیّاً مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ'' وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَه، وَاللهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس) یعنی اے رسول! آپؐ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیں۔'' کہ علی بن ابی طالبؑ مومنوں کے ولی اور سرپرست

ہیں'' اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو رسالت کا کوئی کام ہی انجام نہیں دیا۔ خدا آپؐ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

ملاحظہ کیجئیے حوالہ جات :

- ۱۔فتح القدیر(محمد بن علی بن محمد الشوکانی) طبع دارالمعرفت بیروت الجزء الثانی ص۵۷۔
- ۲۔تفسیرفخرالرازی، طبع اولی دارالفکر، الجزء الثانی۔
- ۳۔عمدۃ القادی شرح صحیح بخاری(بدرالدین محمد بن ابی محمود بن احمد العینی) طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔ الجزء الثامن عشر ص۲۷۷۔
- ۴۔تفسیر القرآن العظیم (للامام الحافظ عبدالرحمن بن احمد بن ادریس الرازی بن ابی حاتم[المتوفی ۳۲۷ھ])ج۱ ص۱۱۷۷
- ۵۔فتح البیان فی مقاصد القرآن(للصدیق بن حسن بن علی) [المتوفی ۱۳۰۷ھ] طبع مکتبۃ العصریۃ بیروت۔ الجزء الرابع
- ۶۔تفسیر در منثور۔اردو (امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی) جلد دوم ص۸۱۷ تفسیرسورۃ المائدۃ۔

2۔'' اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط ''

ترجمہ : آج ہی کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل اور اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کر دیا ہے اور دین کے طور پر اسلام کو تمہارے لیے چن لیا ہے۔

الحافظ الحاکم الحسکانی: اخبرنا ابوعبدا للہ الشیرازی، قال: اخبرنا ابوبکر الجرجرائی، قال: حدثنا یحیی بن عبدالحمید الحمّانی، قال: حدّثنا قیس بن الربیع، عن أبی ھارون، عن أبی سعید الخدری: لما نزلت ھذہ الآیۃ: (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط)فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم : اللہ اکبرعلی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضا الرب برسالتی وولایۃ علی بن ابی طالب من بعد، ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ و اخذل من خذلہ۔

ترجمہ: حاکم حسکانی کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عبداللہ شیرازی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو بکر جرجرائی نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں یحییٰ بن عبدالحمید حمّانی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں قیس بن ربیع نے بیان کیا، وہ ابوہارون سے روایت کرتے ہیں اور ابوہارون ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں اور ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ: جب یہ آیت (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ) نازل ہوئی تو حضرت رسالتمآب ﷺ نے فرمایا: "اللہ اکبر! دین مکمل ہو گیا، نعمتیں پوری ہو گئیں اور میری رسالت اور میرے بعد علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر رب راضی ہو گیا" پھر فرمایا: "جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں، خداوندا! جو علیؑ کو دوست تو اسے دوست رکھ، جو ان سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ، جو علیؑ کی نصرت کرے تو بھی اس کی مدد فرما اور جو علیؑ کو چھوڑ دے، تو اسے رسوا فرما۔

حافظ ابوالعلاء ہمدانی کہتے ہیں:

"اروی ھذا الحدیث بمأتین و خمسین طریقاً"

یہ حدیث ڈھائی سو طریقوں سے روایت کی گئی ہے۔

ملاحظہ کیجئے حوالہ جات:

- ۱۔تفسیر در منثور ج۲ ص۲۵۹
- ۲۔تذکرۃ الخواص ص۲۶ طبع بیروت
- ۳۔تفسیر الرازی جلد۳
- ۴۔تاریخ بغداد جلد۸ ص۲۹۰ طبع مصر
- ۵۔تفسیر ابو السعود طبع بیروت
- ۶۔مناقب خوارزمی
- ۷۔الفصول المھمۃ جلد۱ ص۲۴۷

3۔اہلسنت کے امام احمد بن حنبلؒ لکھتے ہیں:

"حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، ہم نے غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں نماز جماعت کی ندا دی گئی اور

رسول اللہ ﷺ کے لیے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپؐ نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں کو فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علیؑ بھی مولیٰ ہے۔ اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے رکھے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ سے ملاقات کی اور ان سے کہا: ''هَنِيئًا لَكَ يَابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَ اَمْسَيْتَ مَوْلَایَ وَ مَوْلَی كُلِّ مُؤمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ" اے ابوطالبؑ کے فرزند! مبارک ہو، آپؑ صبح و شام (یعنی ہمہ وقت) ہر مومن و مومنہ کے مولیٰ ہو گئے۔

ملاحظہ کیجئیے حوالہ جات:

- ا۔ مسند احمد بن حنبل ص ۳۴۷ ، رقم ۱۸۶۷۱
- ۲۔ کتاب فضائل الصحابة ج۲ ص ۷۵۵ (احمد بن محمد بن حنبل)
- ۳۔ سیر اعلام النبلاء (سیرة) ص ۶۲۴
- ۴۔ ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۵ (محدث طبری الملکی)
- ۵۔ الریاض النضرة ج۴ ص ۱۰۹
- ۶۔ البدایة والنهایة ج۵ ص ۴۶۴ طبع جدید الجزء الحادی عشر ص ۷۳

4۔ علاوہ ازیں ابوہریرہ نے حضرت عمرؓ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ اَبِي طَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَ مَوْلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ"

"واہ واہ، اے ابوطالبؑ کے فرزند! آپؑ میرے اور ہر مسلمان کے آقا ہو گئے"۔

ملاحظہ کیجئیے حوالہ جات:

- ا۔ تاریخ مدینة دمشق (ابن عساکر) ج۴۲ ص ۲۲۲، ۲۲۱
- ۲۔ البدایة والنهایة ج۵ ص ۴۶۴ و طبع جدید ج۷ ص ۵۷۸
- ۳۔ خصائص علی علیہ السلام (للنسائی) ص ۴۱۶ (طبع مکتبہ باب العلم لاہور)

5۔ ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضیٰؑ نے لوگوں کو مقام "رحبہ" میں جمع فرمایا پھر ان کو قسم دے کر فرمایا کہ ہر وہ مسلمان جس نے غدیر خم کے دن نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کھڑا ہو جائے' اس پر تیس (۳۰) افراد کھڑے ہو گئے' پھر انہوں نے گواہی دی کہ جب نبی کریم ﷺ نے آپؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر لوگوں کو فرمایا تھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں تمام مومنین کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا تھا: ہاں یا رسول اللہ! تو حضور ﷺ نے فرمایا تھا: میں جس کا مولیٰ ہوں تو یہ بھی اس کے مولیٰ ہے' اے اللہ! جو اس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر اور جو اس سے عداوت کرے تو اس سے عداوت رکھ۔ ابوالطفیل کہتے ہیں: میں باہر نکلا اور میرے دل میں اس حدیث کے متعلق کچھ شبہ تھا' میری ملاقات حضرت زید بن ارقمؓ سے ہوئی میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے علیؑ کو سنا' وہ ایسا ایسا کہہ رہے تھے؟ انہوں نے فرمایا: پھر تم کیوں انکار کرتے ہو؟ میں نے خود یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا۔

ملاحظہ کیجئیے حوالہ جات:

- ۱۔ مسند احمد ج۴ ص۳۷۰ رقم ۱۹۵۱۷
- ۲۔ فضائل الصحابہ ج۲ ص۹۴۸ رقم ۱۱۶۷
- ۳۔ المعجم الکبیر رقم ۴۹۶۸
- ۴۔ البدایة والنهایة ج۵ ص۲۹۳' و ص۵۷۴
- ۵۔ خصائص علی علیہ السلام (للنسائی) ص۴۲۳ (طبع مکتبہ باب العلم لاھور)
- ۶۔ اسد الغابة فی معرفة الصحابة (عزالدین ابن الاثیر) المتوفی ۶۳۰ھ الجزء الرابع ص۱۰۳
- ۷۔ مدارج النبوۃ (عبدالحق محدث دھلوی) جلد دوم ص۴۶۷
- ۸۔ البدایة والنهایة (للحافظ عمادالدین ابی الفداء اسماعیل الجزء الحادی عشر ص۶۶۔
- ۹۔ السنن الکبریٰ، الجزء السابع ص۴۴۰ رقم ۸۰۸۹
- ۱۰۔ فضائل الصحابة، الجزء الثانی ص۸۵۶ رقم ۱۱۷۵
- ۱۱۔ المستدرک علی الصحیحین (للامام الحافظ ابی عبدالله الحاکم النیسابوری) جلد ۳ ص۱۳۶ رقم ۴۶۴۰۔

- ۱۲۔ سیرۃ النبیؐ (شبلی نعمانی) جلد دوم ص ۱۰۱ ساتھ میں حدیث ثقلین بھی بیان کی گئی ہے۔ (یعنی حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک خدا کی کتاب جس کے اندر ہدایت اور روشنی ہے خدا کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو اور دوسری چیز میرے اہل بیتؑ ہیں میں اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں تمہیں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ اس آخری جملہ کو آپؐ نے تین دفعہ مکرر فرمایا۔ یہ صحیح مسلم کی روایت ہے)

6۔ "اِنَّ عَلِیّاً مِّنِّی وَ اَنَا مِنْہُ، وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِن بَعْدِی"

ترجمہ: بے شک علیؑ مجھ سے ہیں میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی اور سرپرست ہیں۔

ملاحظہ کیجئیے حوالہ جات:

- ۶۔ السنن الکبریٰ، الجزء السابع ص ۴۴۰ رقم ۸۴۲۰
- ۷۔ فضائل الصحابۃ، الجزء الثانی ص ۸۵۶ رقم ۱۱۷۵

7۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو مقامِ رحبہ میں دیکھا، آپؑ لوگوں کو قسم دے کر فرما رہے تھے کہ جس جس نے "غدیر خم" کے روز نبی کریمؐ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاہُ" تو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں: اس پر بارہ بدری صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی، ۔۔۔۔۔

ملاحظہ کیجئیے حوالہ جات:

- ۱۔ مسند ابی یعلی ج۱ ص ۲۵۷
- ۲۔ البدایۃ والنہایۃ ج۵ ص ۴۶۱
- ۳۔ خصائص علی علیہ السلام (للنسائی) ص ۴۲۲ (طبع مکتبہ باب العلم لاہور)

• اس اہم اسلامی واقعہ کے خلاف سازشیں :

- واقعہ غدیر کے بعد منافقین کی سرگرمیوں میں تیزی آگئی اور انہوں نے ایک جگہ اجتماع کر کے ایک ملعون دستاویز تیار کی جو "صحیفہ ملعونہ" کے نام سے شہرت کی حامل ہے اور جس کا مضمون اس طرح سے تھا : "اگر محمد - ص - اس دنیا سے رخصت ہوگئے یا انہیں قتل کر دیا گیا تو جب تک ہم زندہ ہیں خلافت کو ان کے اہلبیتؑ سے دور رکھیں گے۔"
- اس کے بعد ان کے ساتھ کچھ اور افراد مل گئے اور انہوں نے سرکار ختمی مرتبتؐ کے قتل کا منصوبہ بنایا وہ یوں کہ بیعت غدیر کے بعد جب آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عازم مدینہ تھے تو انہیں چھپ کر راستے میں حملہ کر کے شہید کر دینے کی سازش تیار کی ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی اس سازش کا پردہ چاک کر دیا اور وہ بھاگ گئے۔
- جب حضور پاکؐ مدینہ پہنچ گئے تو منافقین کی سرگرمیوں میں تیزی آگئی کثرت کے ساتھ اجتماعات ہونے لگ گئے۔ باہمی مشورے زور شور سے شروع ہوگئے۔ ان کی بزم میں شریک ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگ گیا۔ صحیفہ ملعونہ والے معاہدہ میں دھڑا دھڑ شامل ہونے لگ گئے۔ اور ایک اور معاہدہ نامہ لکھا گیا جس میں آئندہ کے لیے لائحہ عمل طے کیا گیا۔
- حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت اور ولایت کے بارے میں خداوند عالم نے قرآن مجید میں متعدد آیات نازل فرمائی ہیں اور خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی حیات مبارکہ کے دوران متعدد تمہیدوں

اور بے شمار بیانات کے ذریعے اس مسئلے کو لوگوں کے کانوں تک پہنچایا اور آپ کی کوشش رہی ہے کہ اپنی رفتار اور گفتار کے ذریعہ یہ بات امت کے اذہان میں پختہ کر دی جائے، حتی کہ اپنی رحلت سے ستر دن پہلے آپؐ نے آخری اقدام کے طور پر غدیر خم کے مقام پر امت کے ایک کثیر انبوہ میں اس کا عملی طور پر اعلان فرمایا تاکہ مسئلہ خلافت اسلامی امہ کے لئے روز روشن کی طرح واضح ہو جائے اور پیغمبر اکرمؐ کی وفات حسرت آیات کے بعد امت اختلاف، افتراق اور انتشار کا شکار نہ ہو جائے۔

- لیکن تاریخ یہ بتاتی ہے کہ آنحضورؐ کی وفات حسرت آیات کے فوراً بعد مسلمانوں نے اس کے بالکل برعکس عمل کیا، ان مسلمانوں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے رسول پاکؐ کے ہمراہ متعدد جنگوں میں شرکت کی تھی، حتیٰ کہ زخم بھی کھائے تھے اور وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے کثیر سرمایہ اسلام کی ترویج و اشاعت میں خرچ کیا تھا، کچھ لوگ وہ تھے جن کا تعلق خانوادہ شہداء سے تھا اور اس سے بالاتر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ لوگوں کا تعلق ان افراد سے تھا جو بذات خود غدیر خم کے مقام پر موجود تھے اور امیر المومنین علی علیہ السلام کے تعارف کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا تھا، لیکن زیادہ عرصہ نہیں صرف ستر روز گزرنے کے بعد ہی سب کچھ گویا فراموش کر دیا، انہوں نے ایسا رویہ اختیار کیا کہ جونہی آنحضرتؐ کی آنکھیں بند ہوئیں ان کے نزدیک سب کچھ نہ ہونے کے برابر ہو گیا۔
- قریش کے سرکشوں کی تمام سازشوں اور اہل بیت علیہم السلام پر ان کے تمام تر مظالم کے باوجود یوم غدیر کی بیعت کا جوا ان کی گردنوں سے اترا نہیں ہے اور قیامت کے دن ان سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔
- اس امت میں وہ نیک لوگ بھی موجود رہیں گے جو اپنے نبیؐ سے کیے ہوئے عہد و پیمان کی پابندی کرتے ہوئے قرآن واہل بیتؑ کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت اور ان کے بعد علی امیر المؤمنینؑ اور ان کی اولاد سے ائمہ علیہم السلام کی امامت وولایت کے بارے میں آپؐ کی کی ہوئی

وصیت پر کاربند رہے ہوں گے کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے۔اس لئے کہ وہ "وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ۞ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى ۞ "کا مصداق ہیں۔

• کیا ۱۸ ذی الحجہ عید کا دن ہے؟

اس بارے میں ہمیں حدیث کا سہارا لینا پڑے گا جو کہ ایک مستقل سند کے ساتھ کتب احادیث میں موجود ہے، جسے امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے نقل فرماتے ہیں۔

چنانچہ حضرت رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

يَوۡمُ غَدِيۡرِ خُمٍ اَفۡضَلُ اَعۡيَادِ اُمَّتِيۡ، وَهُوَ الۡيَوۡمِ الَّذِيۡ اَمَرَنِيۡ اللهُ تَعَالٰى ذِكۡرَهٗ بِنَصۡبِ اَخِيۡ عَلِيِّ بۡنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَماً لِّاُمَّتِيۡ يَهۡتَدُوۡنَ بِهٖ مِنۡ بَعۡدِي وَهُوَ الۡيَوۡمِ الَّذِيۡ اَكۡمَلَ اللهُ فِيۡهِ الدِّيۡنَ وَ أَتَمَّ عَلٰى اُمَّتِيۡ فِيۡهِ النِّعۡمَةَ وَيَرۡضٰى لَهُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡناً۔

ترجمہ: غدیر کا دن میری امت کی تمام عیدوں میں سب سے افضل عید ہے، اور وہ ایسا دن ہے جس دن اللہ رب العزت نے مجھے اپنے بھائی علی بن ابی طالبؑ کو میری امت کے لیے نشانی اور رہنما مقرر کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگ میرے بعد ان سے ہدایت حاصل کر سکیں اور اسی روز پروردگار عالم نے دین کو مکمل کیا اور اسی دن میری امت پر نعمتوں کو تمام کیا اور دین اسلام سے رضامندی کی سند عطا کی۔

ملاحظہ کیجئیے حوالہ جات:

۱۔بحار الانوار ج۹۵ص ۳۲۲ طبع بیروت ۲۔اقبال الاعمال ص ۴۶۶

۳۔روضۃ الواعظین ج۱ ص۱۰۲ ۴۔التفیسہ الفرات تفسیر سورہ مائدہ

• مرکزی اثنا عشری ٹرسٹ (رجسٹرڈ) G-6/2 اسلام آباد
کا عظیم منصوبہ تعمیر نو

12 ایکڑ رقبے پر مشتمل مسجد و امام بارگاہ کا وسیع پلان جدید ترین تقاضوں کے مطابق یہ ایک شاندار عمارت ہے۔ خواتین اور مردوں کے لیے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں، مردوں کے لیے 8000 سے زائد عزاداروں کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔ مسجد میں 4000 سے زائد نمازیوں کے لیے ایک وقت کی نماز کی ادائیگی کا انتظام ہے، 3600 خواتین کے لیے مجلس میں بیٹھنے کی سہولت موجود ہے۔

مسجد اور امام بارگاہ کا ڈیزائن روضہ حضرت امام حسینؑ اور حضرت عباس علمدارؑ سے مماثلت رکھتا ہے۔

• سہولیات

- مسجد
- امام بارگاہ (برائے حضرات)
- امام بارگاہ (برائے خواتین)
- لائبریری
- کمیونٹی ہال
- غسل میت اور سرخانہ
- دفاتر
- مراکز صحت و تعلیم
- دیگر فلاحی مراکز
- وضو خانے

اس پروجیکٹ کی تعمیر اور تزئین وآرائش کا کل تخمینہ لاگت 60 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ یہ بظاہر ایک بہت بڑی رقم ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ دنیا بھر میں موجود اہل تشیع کے تعاون اور پنجتن پاکؑ اور قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کی مدد سے جن کے زیر سرپرستی اس منصوبے کا آغاز کیا جارہا ہے۔ یہ ہدف حاصل کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔

آپ اس منصوبے میں اپنا حصہ مختلف انداز میں ڈال سکتے ہیں۔

ا۔ مرکزی اثنا عشری جامع مسجد و امام بارگاہ کی تعمیر میں ہدیہ ڈالنے کے لیے ہمارے دیئے گئے اکاؤنٹ نمبر میں رقم جمع کرائیں۔

Markazi Asna Ashri Trust-Construction

165-05-0118-8

Askari Bank Stock Exchange Branch Blue Area Islamabad

اگر آپ خمس (سہم امامؑ) اس تعمیر کے لیے پیش کرنا چاہتے ہیں تو اطلاعاً عرض ہے کہ ہمیں آیۃ اللہ آقای سیستانی کے وکیل کی طرف سے سہم امام جمع کرنے کی اجازت مل چکی ہے، آپ سہم امام کی یہ رقم ٹرسٹ کی طرف سے نامزد عہدیداروں کے پاس جمع کروا کر رسید حاصل کریں۔

نامزد عہدیداران : ا۔ڈاکٹر آصف علی (فنانس سیکریٹری)

۲۔قرۃ العین علی رضوی (سربراہ شعبہ خواتین مرکزی اثنا عشری ٹرسٹ۔ (رجسٹرڈ)

مرکزی اثنا عشری ٹرسٹ (رجسٹرڈ) G-6/2 اسلام آباد

www.trust12.org

E-Mail: Contact@trust12.org